ایمانیات وعبادات

(الف) ایمانیات

عقیدہ توحید

تفصیلی سوالات

سوال 1: عقیدہ توحید کی اقسام بیان کریں۔ (مشق سوال نمبر 1)(U.B+K.B)

جواب:

توحید کا مفہوم

توحید کے لغوی معنی ایک ماننا اور یکتا جاننا کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات اور اوصاف و کمالات میں یکتا اور بے مثل ماننا اور اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا توحید کہلاتا ہے۔ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اسی کے حکم کے مطابق چل رہی ہے۔ کائنات میں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ تمام عیبوں سے پاک اور تمام کمالات کا مالک ہے۔ وہ اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے۔ وہ اپنی ذات وصفات اور افعال میں وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ ہے۔

پہلا عقیدہ:

اسلامی عقائد میں سب سے پہلے عقیدہ توحید ہے۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَامْ سے لے کر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تک اس دنیا میں جتنے انبیا کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامْ تشریف لائے، انھوں نے اللہ تعالیٰ کے واحد یکتا ہونے کی تبلیغ کی۔ کوئی شخص عقیدہ توحید کے بغیر اور اللہ تعالیٰ کی دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ توحید کی اہمیت:

قرآن مجید میں عقیدہ توحید پر بہت زور دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ایک سورت کا نام الاخلاص اور التوحید ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ سورت درج ذیل ہے:

قُلْ ہُوَاللّٰہُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۚ (سُوْرَۃُ الْاخلاص 1 تا 4)

ترجمہ: (اے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) آپ فرما دیجیے وہ اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ نہ کسی کا باپ ہے۔ اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔

عقیدہ توحید کو تمام امورِ دین پر اہمیت اور اوّلیت حاصل ہے۔ عقیدہ توحید کے بغیر کوئی عبادت اور قبول نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر اہم ترین حق اس کی وحدانیت پر ایمان رکھنا ہے۔ جو شخص عقیدہ توحید اختیار کرلیتا ہے، اللہ تعالیٰ سے جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائیں گے۔ عقیدہ توحید کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ربوبیّت، اُلوہیّت، اسما اور صفات میں اکیلا اور یکتا تسلیم کیا جائے۔

عقیدہ توحید کی اقسام

توحید ربوبیت:

توحید ربوبیت یہ ہے کہ انسان اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق ہے۔ اس میں کوئی اور اس کا شریک نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ؕ ہَلْ مِنْ شُرَکَآئِکُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِکُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ■ (سُوْرَۃُ الرّوم: 40)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا فرمایا پھر اس نے تمھیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمھیں موت دیتا ہے۔ پھر وہی تمھیں زندہ فرمائے گا، کیا تمھارے شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے؟ جو ان میں سے بھی کوئی کام کر سکتا ہو، وہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے، جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

توحید الوہیت:

www.ilmkidunya.com

توحید الوٰہیت سے مراد ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی حق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا جائز نہیں اور پھر پوری زندگی اس کی احکام کے تحت گزارنا توحید الوہیت ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا (سُوْرَۃُ الکہف: 110)

ترجمہ: تو جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

توحید اسماوصفات:

اللہ تعالیٰ کو اس کے اسما اور صفات میں یکتا اور تنہا ماننا توحید اسماوصفات ہے، یعنی اعتقاد رکھنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے واحد، اکیلا اور یکتا ہے، اسی طرح وہ اپنے اسماوصفات اور افعال میں بھی واحد اور یکتا ہے۔

سوال 2: شرک کسے کہتے ہیں؟ اور اس کی اقسام کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ (U.B+K.B)

جواب:

شرک

شرک کا پس منظر:

عقیدہ توحید انسان کا سب سے پہلا عقیدہ ہے۔ شرک اور اس کی تمام اقسام بعد کی پیداوار ہیں۔ دنیا کا پہلا انسان (حضرت آدم) توحید ہی کے قائل تھے۔ پہلے انسان حضرت آدم تھے جو اللہ کے پہلے نبی اور رسول تھے۔ آپ نے اپنی اولاد کو بھی اسی عقیدے کی تعلیم دی مگر جیسے جیسے آبادی میں اضافہ ہوتا گیا اور لوگ ادھر ادھر بکھرنے لگے تو آہستہ آہستہ لوگوں نے سچی تعلیمات کو بھلا دیا اور گمراہی کا شکار ہو کر ایک خدا کی بجائے کئی خدا ماننے لگے۔ اور اللہ کے ساتھ انہیں بھی معبود بنالیا۔ اُن لوگوں نے جس چیز کو ہیبت ناک دیکھا اس سے ایسے خوفزدہ ہوئے کہ اسے دیوتا سمجھ لیا اور اسکی پوجا پاٹ شروع کر دی۔ اس طرح انہوں نے آگ کا دیوتا، سمندر کا دیوتا اور آندھیوں وغیرہ کے دیوتا گھڑ لیے۔ دوسری طرف جن چیزوں کو بہت نفع بخش پایا ان کی بھی پوجا شروع کر دی۔ گائے وغیرہ کی پوجا اسی وجہ سے شروع ہوئی۔ ان لوگوں کی ہدایت کے لیے اللہ نے یکے بعد دیگرے کئی پیغمبر بھیجے جنہوں نے لوگوں کو توحید کا بھولا ہوا درس یاد دلایا اور شرک کی مذمت کی۔

ارشادِ باری تعالیٰ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (البقرہ، ۲: ۱۶۳)

ترجمہ: اور تمہارا معبود خدائے واحد ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

شرک کا لغوی معنی

شرک کے لغوی معنٰی حصہ داری، ساجھا پن اور شراکت کے ہیں۔

شرک کا اصطلاحی مفہوم:

دین کی اصطلاح میں شرک کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کی ذات، صفات اور صفات کے تقاضوں میں کسی کو اس کا حصہ دار اور ساجھی ٹھہرانا۔

ظلم عظیم:

www.ilmkidunya.com

قرآن پاک میں شرک کو بہت بڑا ظلم قرار دیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ ۝ (لقمان،۳۱ : ۱۳)

ترجمہ: بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

مشرک کی بخشش نہ ہوگی:

ایک اور جگہ ارشاد ہوا:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَیَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ ۚ (النساء،۴ :۴۸)

ترجمہ: بیشک اللہ اس بات کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس سے کم تر (جو گناہ بھی ہو) جس کیلئے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔

منعم حقیقی:

اللہ تعالیٰ ہی کو منعم حقیقی سمجھا جائے اور خلوص دل سے اس کا شکر بجالایا جائے۔ یہ شکر صرف یہی نہیں کہ زبان سے "یا اللہ تیرا شکر ہے" کہہ دیا جائے بلکہ اس کی حقیقی صورت یہ ہے کہ اپنی عبادت وبندگی کا رخ صرف اللہ کی ذات کی طرف پھیر دیا جائے۔ اور غیر اللہ کی عبادت وبندگی کا اپنی عملی زندگی میں کوئی شائبہ تک نہ رہنے دیا جائے۔ بے شمار مسلمان ایسے ملتے ہیں جو زبانی طور پر تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں لیکن عملاً اپنی اولاد، روزگار، صحت اور دیگر مسائل کو انسانوں کے سامنے اسی عاجزی اور اُمید سے پیش کرتے ہیں جس کا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ حقدار ہے۔ انسان کی اس کمزوری کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے:

وَاتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اٰلِہَۃً لَّعَلَّہُمۡ یُنۡصَرُوۡنَ ۝ لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ نَصۡرَہُمۡ ۙ وَہُمۡ لَہُمۡ جُنۡدٌ مُّحۡضَرُوۡنَ ۝ (یٰسین،۳۶ :۷۴۔۷۵)

ترجمہ: اور انھوں نے اللہ کے سوا بتوں کو معبود بنالیا ہے اس امید پر کہ ان کی مدد کی جائے گی۔ وہ بت ان کی مدد کی قدرت نہیں رکھتے اور یہ (کفار) ان (بتوں) کے لشکر ہوں گے جو حاضر کر دیے جائیں گے۔

رازق صرف اللہ:

دوسری جگہ فرمایا:

اَمَّنۡ ہٰذَا الَّذِیۡ یَرۡزُقُکُمۡ اِنۡ اَمۡسَکَ رِزۡقَہٗ ۚ (الملک،۶۷ : ۲۱)

ترجمہ: بھلا کوئی ایسا ہے جو تمھیں رزق دے سکے اگر اللہ اپنا رزق روک لے۔

شرک کی اقسام

شرک کی تین اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں:

ذات میں شرک:

اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حقیقت میں کسی دوسرے کو حصہ دار سمجھنا۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ کسی دوسرے میں یہی حقیقت مان کر اسے اللہ تعالیٰ کا ہمسر اور برابر سمجھنا۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی کی اولاد سمجھنا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی اولاد سمجھنا۔ کیونکہ والد اور اولاد کی حقیقت ایک ہی ہوتی ہے۔ لہٰذا جس طرح دو خداؤں یا تین خداؤں کو ماننا شرک ہے اسی طرح کسی کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا یا بیٹی سمجھنا بھی شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَمۡ یَلِدۡ ۬ۙ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ ۝ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ (الاخلاص،۱۱۲ :۳۔۴)

ترجمہ: نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہی وہ پیدا کیا گیا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔

صفات میں شرک:

اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ جیسی صفات کسی دوسرے میں ماننا، تصور کرنا اور اس جیسا علم، قدرت یا ارادہ کسی دوسرے کے لیے ثابت کرنا۔ کسی دوسرے کو ازلی وابدی سمجھنا یا کسی دوسرے کو قادرِ مطلق تصور کرنا یہ سب شرک ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ (الشوریٰ، ۴۲: ۱۱)

ترجمہ: اس جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔

کیونکہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے جس میں جو صفت پائی جاتی ہے وہ اللہ کی عطا کردہ ہے۔ جب کہ اللہ کی تمام صفات ذاتی ہیں۔ کسی کی عطا کردہ نہیں۔

صفات کے تقاضوں میں شرک:

اللہ تعالیٰ عظیم صفات کا مالک ہے۔ ان صفات کی عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے اور اسی کے سامنے پیشانیاں جھکائی جائیں۔ حقیقی اطاعت و محبت کا صرف اسی کو حق دار سمجھا جائے اور یہ ایمان رکھا جائے کہ وہی کارساز ہے۔ اقتدارِ اعلیٰ صرف اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اسی کے قوانین پر عمل کرنا ضروری ہے اور اس کے قوانین کے مقابلے میں کسی کا قانون کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ (المائدہ، ۵: ۴۴)

ترجمہ: اور جو شخص اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرے سو وہی لوگ کافر ہیں۔

شرک کی چند عملی صورتیں

شرک کی چند عملی صورتیں درج ذیل ہیں:

بت پرستی:

شرک کا آغاز بت پرستی سے ہوا۔ لوگوں نے بتوں کے مجسمے بنا کر ان کو خدا مان کر ان کی عبادت شروع کر دی۔

شجر پرستی:

بعض مشرک درختوں کی پوجا کرتے تھے۔

آگ کی پوجا:

بعض مشرکین آگ کی پوجا کرتے ہیں۔ ان کے عبادت خانوں میں آگ ہر وقت جلتی رہتی ہے۔

مظاہر قدرت کی پوجا:

بعض لوگوں نے سورج، چاند اور ستاروں کی پوجا شروع کر دی اور یوں شرک کے مرتکب ہوئے۔

حاصل کلام:

درج بالا آیات سے ثابت ہوا کہ اللہ ہی کائنات کا خالق و مالک ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی اکیلا پوری کائنات کا نظام چلا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توحید باری تعالیٰ اور احکامات الٰہی کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

سوال 3: عقیدہ توحید کے اثرات تحریر کریں۔ (مشقی سوال نمبر 2)(U.B)

www.ilmkidunya.com

جواب:

عقیدۂ توحید کے اثرات

اِنَّ التَّوْحِیْدَ رَأْسُ الطَّاعَاتِ　　(الحدیث)

ترجمہ: توحید تمام نیکیوں کی جڑ ہے۔

عقیدہ توحید سے انسان کے فکر و عمل اور شخصیت میں نمایاں اور انقلابی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ ان میں سے چند اہم درج ذیل ہیں۔

عزت نفس:

عقیدہ توحید انسان کو عزت نفس عطا کرتا ہے۔ انسان جب یہ یقین کرلیتا ہے کہ اس کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے اور وہی طاقت کا سرچشمہ ہے اور وہی قادر مطلق ہے تو اس عقیدے کی روشنی میں انسان صرف اللہ کے سامنے جھکتا ہے اور اسی سے ڈرتا ہے۔ اب اس کی پیشانی انسانوں اور پتھر کی بے جان مورتیوں کے سامنے جھکنے کی ذلت سے محفوظ ہو جاتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا　　(یونس،۱۰: ۶۵)

ترجمہ: بیشک ساری عزت و غلبہ اللہ ہی کے لیے ہے۔

بقول شاعر

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

انکسار:

عقیدہ توحید سے تواضع و انکسار پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ توحید کا پرستار جانتا ہے کہ وہ اللہ کے سامنے بے بس ہے، اس کے پاس جو کچھ ہے سب اس کا دیا ہوا ہے۔ جو خدا تعالیٰ دینے پر قادر ہے وہ چھین لینے پر بھی قادر ہے۔ لہٰذا بندے کے لیے تکبر و غرور کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسے تواضع و انکسار ہی زیب دیتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا　　(الفرقان،۲۵ :۶۳)

ترجمہ: اور رحمن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں۔

وسعتِ نظر:

عقیدہ توحید کا قائل تنگ نظر نہیں ہوتا کیونکہ وہ اس رحمن و رحیم پر ایمان رکھتا ہے جو کائنات کی ہر چیز کا خالق اور سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس کی رحمتوں سے سب فیض یاب ہوتے ہیں۔ اس عقیدے کے نتیجہ میں مومن کی ہمدردی، محبت اور خدمت عالمگیر ہو جاتی ہے۔ اور وہ ساری خلق خدا کی بہتری کو اپنا نصب العین بنالیتا ہے۔ اللہ نے فرمایا:

رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ　　(الاعراف، ۷:۱۵۶)

ترجمہ: میری رحمت ہر چیز پر وسعت رکھتی ہے۔

استقامت و بہادری:

اللہ پر ایمان لانے سے استقامت اور بہادری پیدا ہوتی ہے۔ مومن جانتا ہے کہ ہر چیز اللہ کی مخلوق اور محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کو سب پر قدرت حاصل ہے لہٰذا اسی کے سامنے جھکنا چاہیے اور اسی سے ڈرنا چاہیے۔ اس عقیدے کے ذریعے مومن کے دل سے دوسروں کا خوف نکل جاتا ہے۔ اور وہ استقامت اور بہادری کی تصویر بن جاتا ہے۔ اور کسی بڑے سے بڑے فرعون کا خوف اپنے دل میں نہیں لاتا۔ خواہ بدر و احد کی لڑائی ہو یا حنین و خندق کی، وہ ہر جگہ اس آیت کا پیکر بن جاتا ہے۔

لَا خَوْفٌ علیهم وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ　　(یونس،۱۰ :۶۲)

ترجمہ: ان پر کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

رجائیت اور اطمینان قلب:

عقیدہ توحید کا ماننے والا مایوس اور ناامید نہیں ہوتا۔ وہ ہر وقت اللہ کی رحمت پر آس لگائے رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ وہ بڑا رحیم و کریم ہے۔ وہ تمام خزانوں کا مالک ہے اور اس کا فضل و کرم بے حد و حساب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ　(الزمر، ۳۹: ۵۳)

ترجمہ: تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔

انسان جس قدر دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اس کے دل کو اسی قدر اطمینان ملتا ہے۔ اللہ نے فرمایا:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ　(الرعد، ۱۳: ۲۸)

ترجمہ: جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

پرہیز گاری:

عقیدہ توحید سے انسان کے دل میں پرہیز گاری پیدا ہوتی ہے کیونکہ ہر مومن کا ایمان ہے کہ اللہ اسکی تمام ظاہری اور پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ اگر بندہ پوشیدگی میں کوئی جرم کرلے تو ممکن ہے کہ لوگوں کی نگاہوں سے چھپ جائے مگر اپنے اللہ کی نظر سے نہیں چھپ سکتا کیونکہ وہ تو دلوں کے ارادوں کو بھی جانتا ہے۔ ارشاد ہوا:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ　(التوبہ، ۹: ۷)

ترجمہ: بیشک اللہ پرہیز گاروں کو پسند فرماتا ہے۔

ایمان اور عمل صالح:

نجات و فلاح کے لیے ایمان اور عمل صالح دونوں کا ہونا ضروری ہے۔ جس طرح کوئی درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اسی طرح ایمان کی پہچان عمل صالح سے ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص زبان سے ایمان کا دعویٰ کرتا ہے مگر اس کے اعمال اچھے نہیں تو یہی سمجھا جائے گا کہ ایمان نے اس کے دل کی گہرائیوں میں پوری طرح جگہ نہیں بنائی۔ غرضیکہ عقیدہ توحید اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ نیک اعمال بجالائے جائیں اور برے اعمال سے بچا جائے۔

قرآن مجید میں جابجا ارشاد ہوا:

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ　(العصر، ۱۰۳: ۳)

ترجمہ: وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے۔

محبت الٰہی:

اللہ پر ایمان لانے سے مومن محبت الٰہی کا پیکر بن جاتا ہے۔ وہ دنیا کی تمام محبتوں کو بھلا کر اللہ کی محبت میں کھو جاتا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہوا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ　(البقرہ، ۲: ۱۶۵)

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ اللہ سے بہت ہی زیادہ محبت کرتے ہیں۔

حاصل کلام:

عقیدہ توحید کو اپنانے والا نہ صرف پوری دنیا میں امن و سلامتی پھیلانے کے لیے کوشاں رہتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا پیغام ہدایت ہر ایک تک پہنچانے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ مومن کی تعریف کرتے ہوئے رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔'' ہم سب کو اللہ تعالیٰ پر پختہ ایمان نصیب ہو اور ایمان پر ہی ہمیں موت آئے۔ (آمین)

مختصر سوالات

سوال 1: عقیدہ توحید کے معنی اور مفہوم بیان کریں۔ (K.B)

www.ilmkidunya.com

جواب:

عقیدہ توحید کا معنی و مفہوم

توحید کے لغوی معنی ایک ماننا اور یکتا جاننا کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات اور صاف وکمالات میں یکتا اور بے مثل ماننا اور اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا توحید کہلاتا ہے۔ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اسی کے حکم کے مطابق چل رہی ہے۔ کائنات میں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ تمام عیبوں سے پاک اور تمام کمالات کا مالک ہے۔ وہ اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے۔ وہ اپنی ذات وصفات اور افعال میں وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ ہے۔

سوال 2: عقیدہ توحید کی اہمیت واضح کریں۔ (U.B)

جواب:

عقیدہ توحید کی اہمیت

قرآن مجید میں عقیدہ توحید پر بہت زور دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ایک سورت کا نام الاخلاص اور التوحید ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ سورت درج ذیل ہے:

قُلْ ہُوَاللّٰہُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۚ (سُوْرَۃُ الْاخلاص 1 تا 4)

ترجمہ: (اے نبی خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) آپ فرما دیجیے وہ اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ نہ کسی کا باپ ہے۔ اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔

عقیدہ توحید کو تمام امورِ دین پر اہمیت اور اوّلیت حاصل ہے۔ عقیدہ توحید کے بغیر کوئی عبادت اور قبول نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر اہم ترین حق اس کی وحدانیت پر ایمان رکھنا ہے۔ جو شخص عقیدہ توحید اختیار کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ سے جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائیں گے۔

سوال 3: عقیدہ توحید کی تین اقسام کے نام لکھیں۔ (K.B)

جواب:

عقیدہ توحید کی اقسام

عقیدہ توحید کی درج ذیل تین اقسام ہیں:

- توحید ربوبیت
- توحید الوحیت
- توحید اسماء وصفات

سوال 4: توحید ربوبیت سے کیا مراد ہے؟ (K.B)

جواب:

توحید ربوبیت

توحید ربوبیت یہ ہے کہ انسان اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق ومالک اور رازق ہے۔ اس میں کوئی اور اس کا شریک نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ؕ ہَلْ مِنْ شُرَکَآئِکُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِکُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ■ (سُوْرَۃُ الرّوم: 40)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا فرمایا پھر اس نے تمھیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمھیں موت دیتا ہے۔ پھر وہی تمھیں زندہ فرمائے گا، کیا تمھارے شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے؟ جو ان میں سے بھی کوئی کام کر سکتا ہو، وہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

سوال 5: توحید الوہیت سے کیا مراد ہے؟ (K.B)

جواب:

توحید الوہیت

توحید الوٰہیت سے مراد ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی حق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا ناجائز نہیں اور پھر پوری زندگی اس کی احکام کے تحت گزارنا توحید الوہیت ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا (سُوْرَةُ الْكَهف: 110)

ترجمہ: تو جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

سوال6: توحید اسماء وصفات کی مختصر وضاحت کریں۔ (K.B)

جواب: **توحید اسماء وصفات**

اللہ تعالیٰ کو اس کے اسما اور صفات میں یکتا اور تنہا ماننا توحید اسما وصفات ہے، یعنی اعتقاد رکھنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے واحد، اکیلا اور یکتا ہے، اسی طرح وہ اپنے اسما وصفات اور افعال میں بھی واحد اور یکتا ہے۔

سوال7: شرک کا معنی ومفہوم بیان کریں۔ (U.B+K.B)

جواب: **شرک کا معنی ومفہوم**

جو شخص عقیدہ توحید پر ایمان نہیں رکھتا، وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔ عقیدہ توحید کا انکار شرک ہے۔ شرک کا لفظی معنی حصہ دار اور ساجھی ٹھہرانا ہے۔ شرک کی اصطلاح میں ربوبیت، الوہیت اور اس کے اسما وصفات میں کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک اور حصہ دار بنانا شرک کہلاتا ہے۔

سوال8: شرک کی اقسام کے نام لکھیں۔ (K.B)

جواب: **شرک کی اقسام**

شرک کی درج ذیل تین اقسام ہیں:

- ذات میں شرک
- الوہیت میں شرک
- صفات میں شرک

سوال9: ذات میں شرک سے کیا مراد ہے؟ (K.B)

جواب: **ذات میں شرک**

اس سے مراد یہ ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر اور برابر سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کو کسی کی اولاد سمجھنا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی اولاد سمجھنا، یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی اور کو رب ماننا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی بیٹی یا بیٹا ماننا اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک کہلاتا ہے۔

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ (سُوْرَةُ الْاخلاص: 3)

ترجمہ: نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔

سوال10: الوہیت میں شرک کی وضاحت کریں۔ (K.B)

جواب: **الوہیت میں شرک**

اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی اور کو عبادت کے لائق سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو عبادت میں شریک کرنا الوہیت میں شرک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ　　(سُوْرَةُ بَنِیْ اِسْرَآءِیْل: 23)

ترجمہ: کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نا کرو۔

سوال 11: صفات میں شرک سے کیا مراد ہے؟ (K.B)

جواب:

صفات میں شرک

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی ذات اور شخصیت میں اللہ تعالیٰ جیسی صفات ماننا اور اعتقاد رکھنا صفات میں شرک کہلاتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ جیسی صفات الٰہی جیسا علم اور قدرت کسی دوسرے کے لیے سمجھنا اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ　　(سُوْرَةُ الشّوریٰ: 11)

ترجمہ: اس (اللہ) جیسی کوئی شے نہیں

تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور اس میں جو صفات پائی جاتی ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سچا کردہ ہیں، جب کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ذاتی ہے، وہ کسی کی عطا کردہ نہیں ہیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **توحید کے لغوی معنی ہے:** (K.B)
(A) ایک ماننا　(B) اطاعت کرنا　(C) صفات ماننا　(D) برابری کرنا

2۔ **اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ماننا کہلاتا ہے:** (K.B)
(A) التوحیدِ ربوبیّت　(B) توحیدِ اُلہیّت　(C) توحیدِ اسما　(D) توحیدِ صفات

3۔ **قرآن مجید کی کون سی سورت میں عقیدہ توحید بیان کیا گیا ہے؟** (K.B)
(A) الْكَوْثَر　(B) الْاِخْلَاص　(C) الْفَلَق　(D) النَّاس

4۔ **شرک کا لغوی معنیٰ ہے:** (K.B)
(A) حصہ دار بنانا　(B) ایک ماننا　(C) مالک سمجھنا　(D) بھلائی کرنا

5۔ **لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ میں نفی کی گئی ہے:** (K.B)
(A) ذات میں شرک کی　(B) صفات میں شرک کی　(C) اُلوہیت میں شرک کی　(D) اسما میں شرک کی

6۔ **اسلامی عقائد میں سب سے پہلا عقیدہ ہے:** (K.B)
(A) عقیدہ توحید　(B) عقیدہ رسالت　(C) عقیدہ آخرت　(D) عقیدہ ملائکہ

7۔ **قرآن مجید کی کس سورت کا نام التوحید ہے؟** (K.B)
(A) سورۃ الکوثر　(B) سورۃ الاخلاص　(C) سورۃ النصر　(D) سورۃ البقرہ

8۔ **عقیدہ توحید کا انکار ہے:** (K.B)
(A) کفر　(B) منافقت　(C) شرک　(D) جھوٹ

9۔ **اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی اور کو عبادت کے لائق سمجھنا کون سا شرک کہلاتا ہے؟** (K.B)

www.ilmkidunya.com

(A) ذات میں شرک　(B) صفات میں شرک　(C) الوہیئت میں شرک　(D) ربوبیت میں شرک

10۔ عقیدہ توحید کا ماننے والا شخص ہوتا ہے: (K.B)

(A) بہادر　(B) بزدل　(C) عزت والا　(D) کم ظرف

11۔ عقیدہ توحید انسانوں کے درمیان مساوات اور ______ قائم کرتا ہے۔ (K.B)

(A) معاشرتی تقسیم　(B) ذات پات کا نظام　(C) برابری　(D) عدل

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
C	A	C	C	B	A	A	A	B	A	A

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ توحید کے لغوی معنی ہے: (K.B)

(A) ایک ماننا (B) اطاعت کرنا (C) صفات ماننا (D) برابری کرنا

2۔ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ماننا کہلاتا ہے: (K.B)

(A) توحیدِ ربوبیّت (B) توحیدِ اُلوہیّت (C) توحیدِ اسما (D) توحیدِ صفات

3۔ قرآن مجید کی کون سی سورت میں عقیدہ توحید بیان کیا گیا ہے؟ (K.B)

(A) اَلْکَوْثَر (B) اَلْاِخْلَاص (C) اَلْفَلَق (D) اَلنَّاس

4۔ شرک کا لغوی معنٰی ہے: (K.B)

(A) حصہ دار بنانا (B) ایک ماننا (C) مالک سمجھنا (D) بھلائی کرنا

5۔ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ میں نفی کی گئی ہے: (K.B)

(A) ذات میں شرک کی (B) صفات میں شرک کی (C) اُلوہیت میں شرک کی (D) اسما میں شرک کی

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
A	A	B	A	A

(ii) **مختصر جواب دیں:**

1۔ **عقیدہ توحید کا معنیٰ و مفہوم بیان کریں۔**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

2۔ **عقیدہ توحید کی اہمیت واضح کریں۔**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

3۔ **عقیدہ توحید کی تین اقسام کے نام لکھیں۔**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

4۔ **توحیدِ اُلوہیّت کی مختصر وضاحت کریں۔**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

5۔ **شرک کا معنٰی و مفہوم بیان کریں۔**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

(iii) **تفصیلی جواب دیں:**

1۔ **عقیدہ توحید کی اقسام بیان کریں۔**

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

2۔ **عقیدہ توحید کے اثرات تحریر کریں۔**

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

عقیدہ رسالت

تفصیلی سوالات

www.ilmkidunya.com

سوال 1: رسالت کا مفہوم اور اہمیت بیان کریں۔ (U.B+K.B)

جواب:

رسالت کا مفہوم اور اہمیت

رسالت کا مفہوم:

رسالت کے لغوی معنیٰ پیغام رسانی یا پیغام پہنچانا کے ہیں اور پیغام پہنچانے والے کو رسول کہتے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا کسی برگزیدہ اور منتخب کیے ہوئے بندے کو انسانوں تک اپنا پیغام پہچانے کے لیے بھیجنا رسالت کہلاتا ہے، جس ہستی کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجا ہے، اسے رسول کہتے ہیں۔

وحی کا مفہوم:

انبیاء کرام علیہم السلام اور رسول اپنے معاشرہ کے بے حد نیک اور پارسا انسان ہوتے ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے اپنے احکام نازل فرماتا ہے۔ وحی کے لغوی معنی دل میں چپکے سے کوئی بات ڈالنا اور اشارہ کرنے کے ہیں اور اسلامی اصطلاح میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ پیغام ہے جو اس نے اپنے کسی رسول کی طرف فرشتے کے ذریعے نازل کیا یا براہ راست اس کے دل میں ڈال دیا یا کسی پردے کے پیچھے سے اسے سنوا دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ　　(الشوریٰ ۴۲: ۵۱)

ترجمہ: اور یہ کسی بشر کا مقام نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے۔ مگر ہاں یا تو وحی سے یا کسی پردے کے پیچھے سے یا کسی (فرشتے) قاصد کو بھیج دے سو وہ وحی پہنچا دے اللہ کے حکم سے جو اللہ کو منظور ہوتا ہے۔

ہر امت میں رسول:

اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مختلف اقوام کی طرف رسول بھیجے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا　　(سورۃ النحل، ۱۶: ۳۶)

ترجمہ: اور ہم نے اٹھائے ہیں ہر امت میں رسول۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی تعداد:

بعض روایات میں انبیاء کرام علیہم السلام کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار بیان کی گئی ہے۔ مگر قرآن مجید میں نام لے کر صرف چند انبیاء کرام علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے۔ تمام کے نام نہیں بیان کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ　　(المومن، ۴۰: ۷۸)

ترجمہ: اور ہم نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے۔ جن میں سے بعض کا حال ہم نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے بیان کیا ہے اور ان میں سے بعض کا حال ہم نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے نہیں بیان کیا۔

رسالت کی ضرورت واہمیت:

اسلام کے عقائد میں توحید کے بعد عقیدۂ رسالت کا درجہ ہے، انبیا کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے انسانوں کی ہدایت اور راہ نمائی کا انتظام فرمایا ہے۔ یہ ہدایت اور راہ نمائی اللہ تعالیٰ کے انبیا کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کے ذریعے سے مہیا کی گئی۔ انبیا کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اپنے معاشرے کے پاک اور بے حد نیک انسان ہوتے ہیں۔ خدا ان پر وحی کے ذریعے سے اپنا احکام نازل فرماتا ہے۔ نبوت اور رسالت کا ہی سلسلہ حضرات آدم عَلَيْهِ السَّلَامُ سے شروع ہوا اور حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر آکر ختم ہوا۔ تمام انبیا کرام عَلَيْهِمُ

www.ilmkidunya.com

السَّلَامُ کی بعثت کا مقصد انسانوں کے اخلاق کی اصلاح اور انھیں اللہ تعالیٰ کی بندگی کے طریقے سکھانا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جتنی اقوام پیدا فرمائیں، ان سب کے لیے نبی اور رسول مبعوث فرمائے، تاکہ وہ ان اقوام تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کا پیغام پہنچا سکیں اور راہ نمائی کر سکیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ؕ وَإِنْ مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۞ (سورۃُ الفاطر 24)

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔

حاصل کلام:

تمام انبیاء اور رسول علیہم السلام اللہ کا راستہ دیکھاتے ہیں۔ ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہوتی ہے۔ اس لیے تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان ضروری ہے۔ تاہم اب صرف شریعت محمدی خَاتَمُ النَّبِیّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر عمل کیا جائے گا۔

سوال2: رسالت کی خصوصیات تحریر کریں۔ (مشقی سوال نمبر1)(K.B)

جواب:

رسالت کی خصوصیات

نبی کا لغوی معنیٰ:

نبی کے لغوی معنی ہیں۔ "خبر دینے والا"

نبی کا اصطلاحی معنیٰ:

نبی اس ہستی کو کہا جاتا ہے جو لوگوں کو اللہ کے ارشادات سے آگاہ کرتا ہے۔

نبوت کا لغوی معنیٰ:

نبوت کا لغوی معنی ہے۔ "خبر دینا" یا "آگاہ کرنا"

نبوت کا اصطلاحی معنیٰ:

نبوت اس منصب کو کہا جاتا ہے۔ جس پر نبی فائز ہو کر لوگوں کو اللہ کے ارشادات سے آگاہ کرتا ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی خصوصیات

انبیاء کرام علیہ السلام کی چند اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

بشریت:

اللہ نے انسانوں کی رہبری کے لیے کسی انسان ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔ کسی جن یا فرشتے کو نہیں۔ قرآن میں ارشاد ہوا:

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ إِلَيْهِمْ (یوسف ۱۲: ۱۰۹)

ترجمہ: اور ہم نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے پہلے بھی مردوں ہی کو بھیجا تھا جن کی طرف ہم وحی فرماتے تھے۔

انبیاء کرام علیہ السلام اگرچہ انسان ہوتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسے اوصاف سے نوازا ہوتا ہے جو دوسرے انسانوں میں نہیں ہوتے۔ بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی تھی کہ انسان پیغمبر نہیں ہو سکتا۔ پیغمبر تو کوئی فرشتہ ہونا چاہیے۔ اس کے جواب میں اللہ نے فرمایا:

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا (الاسراء، ۱۷:۹۵)

ترجمہ: فرما دیجیے اگر زمین میں فرشتے چلتے پھرتے سکونت پذیر ہوتے تو یقیناً ہم ان پر آسمان سے کسی فرشتہ کو رسول بنا کر اتارتے۔

www.ilmkidunya.com

امانت و وہبیت:

رسالت ایک ایسی امانت ہے جو محض اللہ کا عطیہ ہے۔ کوئی شخص اپنی محنت و کاوش سے اسے حاصل نہیں کر سکتا۔ اور یہ کوئی ایسی چیز بھی نہیں جو عبادت سے حاصل ہو جائے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے اسے دے دے۔ قرآن میں ارشاد ہوا:

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ط　　(الجمعہ،۶۲:۴)

ترجمہ: یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے اسے عطا فرماتا ہے۔

تبلیغ احکام الٰہی:

پیغمبر جو تعلیمات اور احکامات لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں۔ وہ اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ پیغمبر اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ وہ تو خدا کا ترجمان ہوتا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی　　(النجم،۵۳: ۳-۴)

ترجمہ: اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے، ان کا کلام صرف وحی ہوتا ہے جو انھیں کی جاتی ہے۔

معصومیت:

اللہ کے تمام پیغمبر معصوم اور گناہوں سے پاک ہوتے ہیں ان کے اقوال اور افعال شیطان کے عمل دخل سے محفوظ ہوتے ہیں۔ نبی کا کردار بے داغ ہوتا ہے۔ یہ ایسا کامل انسان ہوتا ہے جو بے حد روحانی طاقت کا مالک ہوتا ہے۔ نبی کا کوئی کام نفسانی خواہشات کے تابع نہیں ہوتا اسی لیے انبیاء کرام علیہ السلام کو "معصوم عن الخطا" کہتے ہیں۔

واجب اطاعت:

انبیاء کی اطاعت و پیروی ضروری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ط　　(النساء،۴:۶۴)

ترجمہ: اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

نبی اللہ کا راستہ دکھاتا ہے۔ اس لیے اس کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہوتی ہے۔ اسی طرح پیغمبر کتاب اللہ کا شارح ہوتا ہے۔ امت کا معلم اور مربّی ہوتا ہے۔ امت کے لیے نمونہ ء تقلید ہوتا ہے۔ قانون الٰہی کا شارح ہوتا ہے اور قاضی اور حکم ہوتا ہے۔

عملی نمونہ:

رسول اپنی دعوت کا عملی نمونہ ہوتے ہیں۔ وہ جو کہتے ہیں اس پر عمل کر کے بھی دکھاتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام ہر کام احکام الٰہی کے مطابق کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوا

وَمَآ اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَکُمْ اِلٰی مَآ اَنْهٰکُمْ عَنْهُ　　(ھود،۱۱:۸۸)

ترجمہ: اور میں نہیں چاہتا کہ تمہارے پیچھے لگ کر خود وہ کچھ کرنے لگوں جس سے میں تمہیں منع کر رہا ہوں۔

ہر قوم کے لیے نبی:

اللہ نے ہر جگہ اپنے انبیاء علیہم السلام کو بھیجا۔ دنیا میں کوئی بھی ایسی جگہ نہیں جہاں رسول یا اس کی تعلیمات نہ پہنچی ہوں۔ ارشاد ہوا:

وَلِکُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ج　　(یونس۔۱۰ :۴۷)

ترجمہ: اور ہر امت کے لیے ایک رسول آتا رہا ہے۔

معجزات کے حامل:

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو بے شمار معجزات سے نوازا اور ان کو ایسی زبردست روحانی قوتیں عطا کیں کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ مثلاً

- حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یدِ بیضا اور عصا کا معجزہ عطا فرمایا۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیتے اور مٹی کے پرندے پر پھونک مارتے تو وہ زندہ ہو کر اڑنے لگتا۔
- رسول اکرم خاتَمُ النَّبِیّن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے چاند کو انگلی کے اشارے سے دو ٹکڑے کیا۔

آپ خاتَمُ النَّبِیّن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اہم ترین خصائص درج ذیل ہیں۔

- نبی کریم خاتَمُ النَّبِیّن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے پہلے آنے والے انبیا کرام کسی خاص قوم یا قبیلے کی طرف منعوث کیے گئے، لیکن آپ خاتَمُ النَّبِیّن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا امتیاز یہ ہے کہ آپ کو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے نبی نا کر بھیجا گیا ہے۔
- آپ خاتَمُ النَّبِیّن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ امتیاز اور خصوصیات عطا کی گئی کہ آپ خاتَمُ النَّبِیّن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بعث سے تمام انبیا کرام کی شریعت منسوخ ہو گئیں۔ اب صرف شریعتِ محمدی ہی واجب الاطاعت ہے۔
- آپ خاتَمُ النَّبِیّن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر اللہ تعالیٰ کی دین کی تکمیل کر دی گئی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام بطورِ دین پسند کر لیا۔

(سُورَۃُ المائدۃ: 3)

- سابق انبیا کرام پر جو کتابیں اور صحائف نازل ہوئے اب ان کی تعلیمات بالکل مٹ چکی ہیں یا اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں ہیں لیکن نبی کریم خاتَمُ النَّبِیّن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید آج بھی اپنی اصل شکل میں موجود ہے۔

حاصل کلام:

تمام انبیا کرام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتے ہیں۔ ان کے تمام اعمال اور افعال اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں یہ تمام اللہ کے حکم سے اللہ کی مخلوق کو صراطِ مستقیم (سیدھی راہ) کی دعوت دیتے ہیں۔ یہ تمام نہایت نیک، متقی اور معصوم ہوتے ہیں اللہ ہم سب کو تمام انبیاء پر پختہ ایمان عطا فرمائے۔ (آمین)

سوال 3: عقیدہ ختم نبوت پر نوٹ لکھیں۔ (مشقی سوال نمبر 2)(U.B+K.B)

جواب:

عقیدہ ختم نبوت

ختم کا لغوی معنٰی:

ختم کے لغوی معنی ہیں ۔ مہر لگانا، آخر تک پہنچانا، بند کرنا، کسی کام کو پورا کر کے فارغ ہونا۔

اصطلاحی مفہوم:

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ نبوت کا جو سلسلہ حضرت آدم سے شروع ہوا اور یکے بعد دیگرے کئی انبیاء آئے۔ کچھ کے پاس اپنی علیحدہ آسمانی کتابیں اور مستقل شریعتیں تھیں اور کچھ اپنے سے پہلے انبیا کی کتابوں اور شریعتوں پر عمل پیرا تھے۔ یہ سلسلہ نبوت حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر آکر ختم ہو گیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر ایک جامع اور ہمیشہ رہنے والی کتاب نازل ہوئی اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو ایک کامل شریعت دی گئی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی شریعت نے پہلی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط　　(الاحزاب، ۳۳: ۴۰)

ترجمہ: محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت قرآن کی روشنی میں

عقیدہ ختم نبوت قرآن مجید کی متعدد آیات سے ثابت ہے جس میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی رسالت عامہ

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو تمام انسانیت کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اور قیامت تک ہر قوم اور ہر دور کے انسانوں کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی رسالت عام ہے۔ اور سب کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی تعلیم کافی ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا　　(الاعراف، ۷: ۱۵۸)

ترجمہ: آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کہہ دیں اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو تمام انسانوں کی طرف خوشخبری سنانے والا اور اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا　　(سبا، ۳۴: ۲۸)

ترجمہ: اور ہم نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو پوری انسانیت کے لیے خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

حفاظتِ کتاب:

اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر نازل کردہ کتاب قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے، اور یہ کتاب چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود اس شان سے محفوظ ہے کہ اس کے ایک حرف میں بھی کوئی ردوبدل نہیں ہوا۔ اس کتاب کا ایک ایک حرف محفوظ ہے۔ کاغذ کے صفحات پر بھی اور حفاظ کے سینوں میں بھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی تمام تعلیمات اپنی صحیح شکل میں محفوظ ہیں، جو تمام دنیا کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہیں۔ اس لیے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آسکتا۔ اب ہر طالب ہدایت پر

www.ilmkidunya.com

لازم ہے کہ حضرت خاتم المرسلین پر ایمان لائے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہی کے بتائے ہوئے طریقے پر چلے۔ ارشادِ ربانی ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ　(الحجر، ۱۵:۹)

ترجمہ: بیشک یہ ذکر (قرآن) ہم نے ہی اتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رحمت عامہ

اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ لہٰذا اب قیامت تک کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے علاوہ کوئی بھی اس منصب پر فائز نہیں کیا جائے گا کیونکہ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رحمت تمام جہانوں کے لیے عام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ　(الانبیاء، ۲۱: ۱۰۷)

ترجمہ: اور ہم نے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

خاتم النبیین:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو خاتم النبیین کا اعزاز عطا فرمایا ہے۔ تمام مفسرین نے "خاتم النبیین" کے معنی آخری نبی کے بیان کیے ہیں۔ اس لیے تمام مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مندرجہ ذیل آیت میں خاتم النبیین سے مراد صرف آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہی کی ذات ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط　(الاحزاب، ۳۳: ۴۰)

ترجمہ: محمد خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں۔

تکمیل دین:

اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر دین مکمل کر دیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شریعت کامل ہے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات، ہدایت کی مکمل ترین شکل ہے۔ اس لیے اب کسی دوسرے نبی کی کوئی ضرورت نہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط　(المائدہ، ۵:۳)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔

عقیدہ ختم نبوت احادیث مبارکہ کی روشنی میں

میرے بعد کوئی نبی نہیں:

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

"بنی اسرائیل کی قیادت انبیاء کرام کیا کرتے تھے جب ایک نبی وفات پا جاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

قصرِ نبوت کی تکمیل:

www.ilmkidunya.com

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا :

"میری اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی مثال ایسے ہے جیسے کسی شخص نے عمارت بنائی اور خوب حسین و جمیل بنائی مگر ایک کنارے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ وہ اینٹ یعنی آخری نبی میں ہوں۔"

ماحی، حاشر، عاقب:

رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا "میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعے کفر محو کیا جائے گا۔ میں حاشر ہوں کہ میرے بعد لوگ حشر میں جمع کیے جائیں گے اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو"۔ (بخاری، مسلم)

اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا "میرے بعد کوئی نبی نہیں اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ ہوتے۔"

جھوٹے مدعیانِ نبوت:

حضرت ثوبان رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ سے روایت ہے۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا "میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔ (ابو داود)

حاصل کلام:

اب انسان کو ہدیت ایک ہی در سے ملے گی۔ اب پریشان نظری ختم ہوئی۔ اب تلاش کا مرحلہ تمام ہوا۔ سب کو اللہ پر ایمان لانا ہے۔ اس ایمان کو محبت کا جوہر عطا کرنا ہے اور رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی محبت واطاعت اور اتباع سے احکام الٰہی کا پابند بننا ہے۔ اسی میں دنیا کی بھلائی ہے اور اسی میں آخرت کی نجات ہے۔

(مختصر سوالات)

سوال 1: رسالت کا معنی و مفہوم بیان کریں۔ (K.B)

جواب:

رسالت کا معنی و مفہوم

رسالت کے لغوی معنی پیغام رسانی یا پیغام پہنچانا کے ہیں اور پیغام پہنچانے والے کو رسول کہتے ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا کسی برگزیدہ اور نیک بندے کو انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجنا رسالت کہلاتا ہے، جس ہستی کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجا ہے، اسے رسول کہتے ہیں۔

سوال 2: رسالت کی ضرورت و اہمیت کو واضح کریں۔ (U.B)

جواب:

رسالت کی ضرورت و اہمیت

اسلام کے عقائد میں توحید کے بعد عقیدۂ رسالت کا درجہ ہے، انبیا کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے انسانوں کی ہدایت اور راہ نمائی کا انتظام فرمایا ہے۔ یہ ہدایت اور راہ نمائی اللہ تعالیٰ کے انبیا کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کے ذریعے سے مہیا کی گئی۔ خدا ان پر وحی کے ذریعے سے اپنا احکام نازل فرماتا ہے۔ تمام انبیا کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کی بعثت کا مقصد انسانوں کے اخلاق کی اصلاح اور انھیں اللہ تعالیٰ کی

www.ilmkidunya.com

بندگی کے طریقے سکھانا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جتنی اقوام پیدا فرمائیں، ان سب کے لیے نبی اور رسول مبعوث فرمائے، تاکہ وہ ان اقوام تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کا پیغام پہنچا سکیں اور راہ نمائی کر سکیں۔

سوال 3: ختم نبوت کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔ (K.B)

جواب: **ازروئے قرآن ختم نبوت**

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ (سُوْرَةُ الْاَحْزَاب: 40)

ترجمہ: نہیں ہیں محمد خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ ہیں۔

سوال 4: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں۔ (U.B)

جواب: **نبی خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی خصوصیات**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے پہلے آنے والے انبیا کرام کسی خاص قوم یا قبیلے کی طرف منعوث کیے گئے، لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا امتیاز یہ ہے کہ آپ کو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔
- آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو یہ امتیاز اور خصوصیت عطا کی گئی کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بعث سے تمام انبیا کرام کی شریعت منسوخ ہو گئیں۔ اب صرف شریعتِ محمدی ہی واجب الاطاعت ہے۔

سوال 5: عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔ (K.B)

جواب: **ازروئے حدیث ختم نبوت**

آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

"میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔" (جامع ترمذی: 2219)

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ رسالت کا لغوی معنی: (K.B)

(A) پیغام پہنچانا　(B) پیروی کرنا　(C) مشہور کرنا　(D) سیدھا راستہ دکھانا

2۔ توحید کے بعد اہم ترین عقیدہ ہے: (K.B)

(A) رسالت　(B) تقدیر　(C) آخرت　(D) ایمان بالملائکۃ

3۔ جس پیغمبر پر دین کی تکمیل ہوئی، وہ ہیں: (K.B)

(A) حضرت نوح عَلَيْهِ السَّلَامُ　(B) حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(C) حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ　(D) حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

4۔ تمام انبیا کرام میں امتیازات کے اعتبار سے فائق اور افضل ہستی ہیں: (K.B)

www.ilmkidunya.com

(A) حضرت نوح عَلَيۡہِ السَّلَام　(B) حضرت موسیٰ عَلَيۡہِ السَّلَام
(C) حضرت عیسیٰ عَلَيۡہِ السَّلَام　(D) حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ

5۔ رسول خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی وہ خصوصیت جو صرف آپ ﷺ کی انفرادیت ہے: (K.B)
(A) صاحبِ کتاب　(B) معصومیت　(C) آخری نبی ہونا　(D) واجب الاطاعت

6۔ پیغام پہنچانے والے کو کہتے ہیں: (K.B)
(A) نبی　(B) رسول　(C) فرشتہ　(D) ولی

7۔ انبیا کرام عَلَيۡہِمُ السَّلَام اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان ہوتے ہیں: (K.B)
(A) سفیر　(B) کاتب　(C) مبلغ　(D) داعی

8۔ نبوت و رسالت کا سلسلہ شروع ہوتا ہے: (K.B)
(A) حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ　(B) حضرت آدم عَلَيۡہِ السَّلَام سے
(C) حضرت عیسیٰ عَلَيۡہِ السَّلَام　(D) حضرت ابراہیم عَلَيۡہِ السَّلَام

9۔ تمام انبیا کرام عَلَيۡہِمُ السَّلَام کی بعثت کا مقصد انسانوں کے ________ کی اصلاح کرنا تھا: (K.B)
(A) مال　(B) اعمال　(C) اخلاق　(D) عزت

10۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دینے والا اور ________۔ (K.B)
(A) ڈرانے والا　(B) ہنسانے والا　(C) رلانے والا　(D) منانے والا

11۔ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہیں: (K.B)
(A) حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ　(B) حضرت آدم عَلَيۡہِ السَّلَام سے
(C) حضرت عیسیٰ عَلَيۡہِ السَّلَام　(D) حضرت ابراہیم عَلَيۡہِ السَّلَام

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
A	A	C	B	A	B	C	D	D	B	A

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ رسالت کا لغوی معنی: (K.B)
(A) پیغام پہنچانا　(B) پیروی کرنا　(C) مشہور کرنا　(D) سیدھا راستہ دکھانا

2۔ توحید کے بعد اہم ترین عقیدہ ہے: (K.B)
(A) رسالت　(B) تقدیر　(C) آخرت　(D) ایمان بالملائکۃ

3۔ جس پیغمبر پر دین کی تکمیل ہوئی، وہ ہیں: (K.B)

(A) حضرت نوح　　(B) حضرت موسیٰ

(C) حضرت عیسیٰ　　(D) حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

4۔ تمام انبیاء کرام میں امتیازات کے اعتبار سے فائق اور افضل ہستی ہیں: (K.B)

(A) حضرت نوح　　(B) حضرت موسیٰ

(C) حضرت عیسیٰ　　(D) حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

5۔ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی وہ خصوصیت جو صرف آپ ہی کی انفرادیت ہے: (K.B)

(A) صاحبِ کتاب　　(B) معصومیت　　(C) آخری نبی ہونا　　(D) واجب الاطاعت

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
C	D	D	B	A

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ رسالت کا معنی مفہوم بیان کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

2۔ رسالت کی ضرورت واہمیت کو واضح کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

3۔ ختم نبوت کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

4۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی کوئی سی درج خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

5۔ عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ رسالت کی خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

2۔ عقیدہ ختم نبوت پر روشنی ڈالیں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

ملائکہ، آسمانی کتب اور آخرت پر ایمان

تفصیلی سوالات

سوال 1: آسمانی کتب اور فرشتوں پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے؟ وضاحت کریں۔ (K.B)

جواب: <u>**آسمانی کتب پر ایمان**</u>

ایمان بالکتب:

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

رسولوں پر نازل ہونے والی کتابیں، ربانی تعلیمات کا مجموعہ ہوتی ہیں۔ لہٰذا رسولوں پر ایمان لانے کے لیے لازم ہے کہ ان پر نازل ہونے والی کتابوں پر بھی ایمان لایا جائے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوا:

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ج (البقرہ،۲:۴)

ترجمہ: اور وہ لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی طرف نازل کیا گیا اور جو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے پہلے نازل کیا گیا۔

مشہور آسمانی کتابیں:

آسمانی کتابیں تو بہت سی ہیں جس میں سے چار بہت مشہور ہیں:

- **توریت:** حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
- **زبور:** حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
- **انجیل:** حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
- **قرآن مجید:** حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہوا۔

مشترک بنیادی تعلیمات:

ان کے علاوہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت آدم علیہ السلام اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کے صحیفے بھی تھے۔ ان تمام کتابوں میں دین کی بنیادی باتیں مشترک تھیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کی توحید، اس کی صفات کاملہ، اللہ تعالیٰ کی عبادت، رسالت پر ایمان، یوم آخرت پر ایمان، اور اعمال کی جزا و سزا مگر چونکہ ہر دور میں وقت کے تقاضے مختلف ہوتے ہیں۔ اس لیے شریعت کے تفصیلی قوانین ان کتابوں میں جدا جدا تھے۔

سابقہ شریعتوں کی منسوخی:

قرآن نے جو کہ سب کتابوں کے بعد نازل ہوا، پہلی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا اور اب صرف قرآن کے بتائے ہوئے قوانین پر عمل کرنا لازم ہے پہلی کتابوں کے بتائے ہوئے قوانین پر نہیں۔ پہلی کتابوں پر ایمان لانے کا اب مطلب یہ ہے کہ وہ بھی سچی کتابیں تھیں اور ان کے بیان کردہ قوانین پر ان کے زمانے میں عمل کرنا ضروری تھا۔ مگر اب صرف قرآنی ہدایات پر ہی عمل کیا جائے گا۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ج　　(آل عمران،۳:۸۵)

ترجمہ: اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا۔

دیگر صحائفِ آسمانی:

قرآن کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَامُ پر صحائف نازل فرمائے اور بعض مستند روایات سے ثابت ہے کہ حضرت ابراہیم پر بھی صحائف آسمانی نازل ہوئے تھے۔ آسمانی کتابیں نسل انسانی کے لیے سرچشمہ ہدایت ہوتیں ہیں۔ انسان ان سے ہدایت و رہنمائی حاصل کرتا ہے۔

<u>ملائکہ پر ایمان</u>

توحید و رسالت کی طرح فرشتوں پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ اللہ ارشاد فرماتا ہے:

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج (البقرہ،۲:۱۷۷)

ترجمہ: بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص ایمان لائے اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور کتابوں پر اور پیغمبروں پر۔

فضائے بدر پیدا کر، فرشتے تیری نصرت کو

اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

ملائکہ 'مَلَک' کی جمع ہے جس کا معنیٰ فرشتہ ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں۔ فرشتوں کی اصل تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات، اس کے رسولوں، آسمانی کتابوں، آخرت کے دن اور تقدیر پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح فرشتوں پر ایمان رکھنا بھی ضروری ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی پابندی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لَا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَہُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَایُؤْمَرُوْنَ ☜　(سُوْرَةُ التحریم: 6)

ترجمہ: وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جس کا وہ اُنھیں حکم دیتا ہے اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

ایمان بالملائکہ کی اہمیت :

فرشتوں پر ایمان لانا اسلامی عقائد کا لازمی جزو ہے اور اس پر ایمان لائے بغیر انسان مومن نہیں ہو سکتا۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ ایک دن رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ لوگوں کے سامنے تشریف فرما تھے۔ اس دوران حضرت جبرائیل آئے اور انہوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا، ایمان کیا ہے۔ فرمایا:

"ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، فرشتوں پر، اللہ سے ملاقات پر، اس کے رسولوں پر اور دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان رکھو۔"

غلط نظریات:

فرشتوں کے بارے میں مختلف قسم کے غلط نظریات پائے جاتے ہیں۔ مثلاً

- مشرکین مکہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے۔
- بعض لوگ فرشتوں کو بڑی عجیب وغریب مخلوق تصور کرتے ہیں۔
- بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ فرشتے اللہ کی اولاد ہیں وغیرہ۔

فرشتوں کی ذمہ داریاں:

اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان رابطہ انہی فرشتوں کے ذریعے ہوتا ہے۔ اگر فرشتوں پر ایمان نہ لایا جائے تو قرآن اور دیگر آسمانی کتابوں کی حیثیت گویا مشکوک ہو جاتی ہے۔ ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ فرشتوں کا انکار، اسلام سے انکار کے برابر ہے۔

مسلمانوں کی مدد:

قرآن وحدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے جنگوں میں مسلمانوں کی مدد کرتے ہیں جیسا کہ غزوہ بدر میں فرشتوں نے مومنین کی مدد کی۔

خوشخبری لانا:

فرشتے اللہ کے حکم سے انسانوں کے لیے خوشخبری بھی لاتے ہیں جیسا کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَامْ کے پاس بیٹے کی خوشخبری لائے۔

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰی　(ھود ۱۱:۶۹)

ترجمہ: اور بے شک ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے۔

عذاب لانا:

اسی طرح فرشتے اللہ کے حکم سے عذاب بھی لاتے ہیں جیسے کہ حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَامْ کی سرکش قوم پر نازل ہوئے۔

قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّکَ لَنْ یَّصِلُوْٓا اِلَیْکَ فَاَسْرِ بِاَهْلِکَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَلَا یَلْتَفِتْ مِنْکُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَکَ ط　(ھود، ۱۱: ۸۱)

www.ilmkidunya.com

ترجمہ: فرشتے کہنے لگے اے لوط ہم آپ کے رب کے بھیجے ہوئے ہیں یہ لوگ تم تک ہر گز نہ پہنچ سکیں گے پس اپنے گھر والوں کو رات کے کچھ حصہ میں لے کر نکل جائیں۔

درود و سلام بھیجنا:

فرشتے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر درود و سلام بھی پڑھتے ہیں چنانچہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب، ۵۶:۳۳)

ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر درود بھیجتے رہتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام پڑھا کرو۔

مشہور فرشتے:

چند مشہور فرشتے اور ان کے نام درج ذیل ہیں:

حضرت جبرائیل عَلَيْهِ السَّلَامُ

یہ فرشتوں کے سردار ہیں۔ انبیاء پر وحی لانا ان کی ذمہ داری تھی۔

حضرت میکائیل عَلَيْهِ السَّلَامُ

ان کو اللہ نے بارش برسانے اور رزق مہیا کرنے کے لیے مقرر کیا ہوا ہے۔

حضرت اسرافیل عَلَيْهِ السَّلَامُ

قیامت کے دن حضرت اسرافیل اللہ کے حکم سے صور پھونکیں گے۔

حضرت عزرائیل عَلَيْهِ السَّلَامُ

ان کے ذمے روحوں کو قبض کرنا ہے۔ انہیں ملک الموت کہتے ہیں۔

کراماً کاتبین علیہما السلام

یہ دو فرشتے ہیں جو اللہ نے ہر بندے پر مقرر فرمائے ہیں یہ انسان کی نیکی اور بدی لکھتے ہیں۔

حضرت رضوان عَلَيْهِ السَّلَامُ

یہ جنت کے دربان ہیں۔

حضرت مالک عَلَيْهِ السَّلَامُ

یہ دوزخ کے داروغہ ہیں۔

منکر نکیر (نکیرین)

یہ دو فرشتے ہیں جو قبر میں ہر بندے سے سوال کرتے ہیں۔

ملائکہ پر ایمان لانے کے اثرات:

- فرشتوں پر ایمان لانے سے انسانی زندگی پر بہت گہرا اثر مرتب ہوتا ہے۔ فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان ہی یقین کر لیتا ہے کہ فرشتے اس کے تمام اعمال کو محفوظ کر رہے ہیں اور ایک دن انسان نے اللہ تعالیٰ کے سامنے ان اعمال کا جواب دینا ہے، چناں چہ انسان نیک عمل شروع کر دیتا ہے۔
- اسی طرح فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان میں عزتِ نفس کا احساس پیدا ہوتا ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کر دیتا ہے۔
- قرآن مجید کے مطابق فرشتے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد لے کر نازل ہوئے ہیں، لہٰذا فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان مایوسی کا شکار نہیں ہوتا، کیوں کہ اس کو یقین ہوتا ہے کہ مشکلات کے وقت فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے نصرت اور مدد لے کر نازل ہوں گے۔

حاصل کلام:

ملائکہ اللہ کی نوری مخلوق ہیں۔ یہ اللہ کے حکم سے دنیا کا نظام چلاتے ہیں یہ اپنی مرضی سے نفع یا نقصان نہیں دے سکتے۔ ملائکہ اللہ کا ہر حکم بجالاتے ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہم کو عقیدہ ملائکہ پر پختہ ایمان نصیب کرے۔ (آمین)

سوال2: عقیدہ آخرت کی اہمیت اور انسانی زندگی پر اُس کے اثرات تحریر کریں۔ (مشقی سوال نمبر2)(U.B+A.B)

جواب:

عقیدہ آخرت کی اہمیت

عقیدہ آخرت کا مفہوم:

لفظ "آخرت" کے معنی بعد میں ہونے والی چیز کے ہیں۔ اس کے مقابلے میں لفظ "دنیا" ہے جس کے معنی "قریب کی چیز" کے ہیں۔ عقیدہ آخرت کا اصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ انسان مرنے کے بعد ہمیشہ کے لیے فنا نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اس کی روح باقی رہتی ہے اور ایک وقت ایسا آئے گا جب اللہ تعالیٰ اس کی روح کو جسم میں منتقل کر کے اسے دوبارہ زندہ کر دے گا۔ اور پھر انسان کو اس کے نیک و بد اعمال کا حقیقی بدلہ دیا جائے گا۔ نیک لوگوں کو ایک ایسی جگہ عنایت کی جائے گی جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے بھرپور ہو گی۔ اسکا نام جنت ہے اور برے لوگ ایک انتہائی اذیت ناک جگہ میں رہیں گے جس کا نام جہنم ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۝　　(الانفطار، ۸۲: ۱۳-۱۴)

ترجمہ: بیشک نیک لوگ جنت میں ہوں گے اور بیشک بدکار دوزخ میں ہوں گے۔

اسلام میں عقیدہ آخرت کی اہمیت

آخرت پر ایمان رکھنا اسلام کی نہایت اہم تعلیم ہے۔ قرآن مجید میں اس کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ سورۃ بقرہ میں متقین کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد ہوا:

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ط　　(البقرہ، ۲: ۴)

ترجمہ: اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا　　(الانعام، ۶: ۱۶۰)

ترجمہ: جو کوئی ایک نیکی لائے گا تو اُس کے لیے اس جیسی دس نیکیاں ہیں۔

بدی سے نفرت:

www.ilmkidunya.com

آخرت پر ایمان رکھنے والا شخص برائیوں سے نفرت کرنے لگتا ہے کیونکہ اسے علم ہوتا ہے کہ ان کے نتیجہ میں وہ عذاب میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اسے نیکیوں سے محبت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اسے نیکی کا اجر ملے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ (ہود ۱۱:۱۱۴)

ترجمہ: بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

با مقصد تخلیق:

انسان کو تمام مخلوقات پر فضیلت دی گئی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اسے پیدا کرنے کا کوئی مقصد ہی نہ ہو۔ ہر انسان کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیے اور اللہ کی طرف لوٹ کر جانے سے پہلے نیک اعمال اکٹھے کر لینے چاہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا (المومنون،۲۳:۱۱۵)

ترجمہ: کیا تم نے یہ خیال کر لیا تھا کہ ہم نے تمھیں بے کار پیدا کیا ہے۔

حقیقی نتائج کا مقام:

دنیا کی عارضی زندگی پر آخرت کا دارومدار ہے۔ اور آخرت میں دنیا کے کیے ہوئے اعمال کی حقیقی جزا اور سزا ملنی ہے۔

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

الدنیا مزرعة الاخرة (الحدیث):

ترجمہ: دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

اس فرمان نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا کی کھیتی کا پھل تو آخرت میں ملنا ہے اس لیے اس دن پر ایمان ضروری ہے کہ وہ حقیقی نتائج کا مقام ہے۔ دنیا میں کیے گئے اعمال کا نتیجہ آخرت میں ضرور نکلے گا۔

انسانی زندگی پر عقیدہ آخرت کے اثرات

آخرت پر ایمان رکھنا اسلام کی نہایت اہم تعلیم ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ عقیدہ آخرت انسانی زندگی پر بڑے اہم اثرات مرتب کرتا ہے۔ ان میں سے چند اہم اثرات درج ذیل ہیں:

نیکی سے رغبت:

جو شخص آخرت پر یقین رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ اس کے تمام اعمال خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔ اس کے نامہ اعمال میں محفوظ کر لیے جاتے ہیں اور آخرت میں یہی نامہ اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہو گا۔ اور منصف حقیقی فیصلہ فرمائے گا۔ ان اعمال کا وزن کیا جائے گا ایک پلڑے میں نیک اعمال اور دوسرے میں برے اعمال ہوں گے۔ اگر نیکی کا پلڑا بھاری ہوا تو کامیابی حاصل ہو گی اور جنت میں ٹھکانہ نصیب ہو گا اور اگر برائیوں کا پلڑا بھاری ہوا تو ناکامی ہو گی اور جہنم کا دردناک عذاب چکھنا پڑے گا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا (الانعام،۶:۱۶۰)

ترجمہ: جو کوئی ایک نیکی لائے گا تو اُس کے لیے اس جیسی دس نیکیاں ہیں۔

بدی سے نفرت:

آخرت پر ایمان رکھنے والا شخص برائیوں سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ کیونکہ اسے علم ہوتا ہے کہ ان کے نتیجہ میں وہ عذاب میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اسے نیکیوں سے محبت ہو جاتی ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اسے نیکی کا اجر ضرور ملے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

www.ilmkidunya.com

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ (ھود،۱۱:۱۱۴)

ترجمہ: بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

بہادری اور سرفروشی:

ہمیشہ کے لیے مٹ جانے کا ڈر انسان کو بزدل بنا دیتا ہے مگر جب دل میں یقین موجود ہو کہ اس دنیا کی زندگی چند روزہ ہے، دائمی زندگی تو آخرت کی ہے تو یہ احساس انسان کو نڈر بنا دیتا ہے وہ اللہ کی راہ میں جان دینے سے بھی نہیں کتراتا۔ وہ جانتا ہے کہ راہ حق میں جان کا نذرانہ پیش کر دینے سے وہ ہمیشہ کے لیے فنا نہیں ہو جائے گا بلکہ آخرت کی کامیاب اور پر مسرت زندگی حاصل کرے گا۔ چنانچہ یہ عقیدہ مومنوں کے دل میں جذبہ سرفروشی پیدا کر کے معاشرے میں امن اور نیکی کے پھیلنے کی راہیں ہموار کر دیتا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہوا:

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَااللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِکَةُ (حم السجدہ،۴۱ :۳۰)

ترجمہ: بیشک جن لوگوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے، پھر وہ (اس پر) قائم ہو گئے تو ان پر فرشتے اترتے ہیں۔

صبر و تحمل:

عقیدہ آخرت سے انسان کے دل میں صبر و تحمل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ حق کی خاطر جو بھی تکلیف برداشت کی جائے گی اس کا اللہ کے ہاں اجر ملے گا۔ لہٰذا آخرت پر نظر رکھتے ہوئے وہ ہر مصیبت کا صبر و تحمل سے مقابلہ کرتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (البقرہ،۲ :۱۵۳)

ترجمہ: یقینا اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

مال خرچ کرنے کا جذبہ:

عقیدہ آخرت انسان کے دل میں یہ جذبہ پیدا کرتا ہے کہ حقیقی زندگی صرف آخرت کی ہے۔ لہٰذا اسی دولت سے لگاؤ رکھنا چاہیے جو اس زندگی کو کامیاب بنائے۔ چنانچہ مومن جتنا بھی دولت مند ہو جاتا ہے اسی قدر زیادہ سخاوت اور فیاضی کرتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے اس کی آخرت کی زندگی سنور جائے گی۔ قرآن میں مومنوں کی صفت یوں بیان کی گئی ہے۔

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (البقرہ،۲:۲۶۲)

ترجمہ: جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔

احساس ذمہ داری:

آخرت پر ایمان رکھنے سے انسان میں احساس ذمہ داری پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کی اپنے فرائض میں کوتاہی جرم ہے جس پر آخرت میں سزا ملے گی۔ لہذا پوری ذمہ داری سے اپنے فرائض ادا کیے جائیں۔ آہستہ آہستہ یہ احساس اس قدر پختہ ہو جاتا ہے کہ انسان اپنا ہر فرض پوری دیانت داری سے سر انجام دینے لگتا ہے۔ خواہ اس کا تعلق بندوں کے حقوق سے ہو یا خدا کے حقوق سے۔ یہی احساس ذمہ داری مسلمان کا طرہ امتیاز ہے۔ رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے"۔

مخلوق خدا سے ہمدردی:

عقیدہ آخرت کا قائل بنی نوع انسان سے محبت اور شفقت سے پیش آتا ہے وہ ظلم و ستم، بد اخلاقی، جھوٹ، غیبت وغیرہ تمام گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لیے رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے:

www.ilmkidunya.com

”ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اور اللہ اس سے زیادہ محبت کرتا جو اس کی مخلوق سے محبت کرے۔“ (شعب الایمان)

دنیا سے بے نیازی :

خوف آخرت رکھنے والا شخص آخرت کو دنیا پر ترجیح دیتا ہے اور لوگوں کی غلامی چھوڑ کر اللہ کی غلامی اختیار کرتا ہے۔ دنیا کی زندگی کے بارے میں اللہ نے ارشاد فرمایا :

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ **(الحدید ۵۷:۲۰)**

ترجمہ: جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشا ہے۔

جزاو سزا کا تصور:

آخرت پر پختہ یقین رکھنے والا مومن اپنے اعمال کے محاسبے کے تصور سے خوفزدہ رہتا ہے۔ اسی لیے حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے تھے ”کاش! میں تنکا ہوتا اور میرا حساب نہ ہوتا“ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے تھے” اگر مجھے معلوم ہوتا کہ کوئی مجھ سے زیادہ اچھا خلافت چلانے والا ہے تو میں اس خلافت کا بوجھ اتار دیتا۔

حاصل کلام:

آخرت کی زندگی برحق ہے۔ ہر انسان کو اللہ کے سامنے اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا، لہٰذا زندگی میں تمام اعمال کو ہدایت ربانی کے تابع کر کے اخروی زندگی کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ اللہ ہم سب کو نیک اعمال کر کے آخرت کی زندگی سنوارنے کی توفیق دے۔ (آمین)

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: فرشتوں پر ایمان لانے کی اہمیت بیان کریں۔ (K.B)

جواب:

<u>فرشتوں پر ایمان لانے کی اہمیت</u>

جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات، اس کے رسولوں، آسمانی کتابوں، آخرت کے دن اور تقدیر پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح فرشتوں پر ایمان رکھنا بھی ضروری ہے۔ فرشے اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی پابندی کرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَہُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَایُؤْمَرُوْنَ (سُوْرَۃُ التحریم: 6)

ترجمہ: وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جس کا وہ اُنھیں حکم دیتا ہے اور وہی کرتے ہیں جس کا اُنھیں حکم دیا جاتا ہے۔

سوال2: فرشتوں پر ایمان کے دو اثرات تحریر کریں۔ (U.B+A.B)

جواب:

<u>فرشتوں پر ایمان کے اثرات</u>

فرشتوں پر ایمان کے اثرات درج ذیل ہیں:

- فرشتوں پر ایمان لانے سے انسانی زندگی پر بہت گہرا اثر مرتب ہوتا ہے۔ فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان یہ یقین کر لیتا ہے کہ فرشتے اس کے تمام اعمال کو محفوظ کر رہے ہیں اور ایک دن انسان نے اللہ تعالیٰ کے سامنے ان اعمال کا جواب دینا ہے، چنانچہ انسان نیک عمل شروع کر دیتا ہے۔
- اسی طرح فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان میں عزتِ نفس کا احساس پیدا ہوا ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَامُ کو سجدہ کروایا ہے۔

سوال3: چار مشہور فرشتوں کے نام بتائیں۔ (K.B)

www.ilmkidunya.com

جواب: **مشہور فرشتے**

مشہور فرشتوں کے نام درج ذیل ہیں:

- حضرت جبرائیل
- حضرت عزرائیل
- حضرت اسرافیل
- حضرت میکائیل

سوال4: چار مشہور آسمانی کتابوں کے نام لکھیں۔ (U.B)

جواب: **آسمانی کتب**

چار مشہور آسمانی کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

- تورات (حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ)
- زبور (حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَامُ)
- انجیل (حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ)
- قرآن مجید (حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ)

سوال5: فرشتوں کی سب سے بڑی خوبی کیا ہے؟ (K.B)

جواب: **فرشتوں کی خوبی**

فرشتوں کی سب سے بڑی خوبی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی پابندی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَہُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ☜ (سُوْرَۃُ التحریم: 6)

ترجمہ: وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جس کا وہ اُنھیں حکم دیتا ہے اور وہی کرتے ہیں جس کا اُنھیں حکم دیا جاتا ہے۔

سوال6: آخرت کا معنی و مفہوم بیان کریں۔ (K.B)

جواب: **آخرت کا معنی و مفہوم**

عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی زندگی کے بعد بھی ایک زندگی ہے جو موت کے بعد شروع ہوگی۔ یہ ہمیشہ کی زندگی ہے جو کبھی ختم نا ہوگی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام انسانوں سے ان کے اعمال کا حساب لے گا۔ نیک لوگوں کو جنت میں بھیجا جائے گا اور برے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

سوال7: عقیدۂ آخرت انسانوں کو کیا درس دیتا ہے؟ (U.B)

جواب: **عقیدہ آخرت کا درس**

www.ilmkidunya.com

عقیدہ آخرت پر یقین انسان کو درس دیتا ہے کہ دنیا عارضی اور ختم ہونے والی ہے۔ ایک دن ایسا آئے گا ساری کائنات فنا ہو جائے گی، لہذا انسان اس دنیا میں جو عمل کرے گا ان اعمال کا برابر بدلا انسان کو آخرت میں مل جائے گا۔

سوال8: عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر کیا اثرات ہیں؟ (A.B)

جواب:

انسانی زندگی پر اثرات

عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات درج ذیل ہیں:

- عقیدہ آخرت پر ایمان زندگی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ عقیدۂ آخرت پر ایمان جتنا گہرا اور مضبوط ہوگا، انسان کا کردار و اخلاق اتنا ہی اچھا ہوگا، کیوں کہ اسے یقین ہوگا کہ میں نے اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔
- عقیدہ آخرت پر ایمان رکھنے والا شخص ذمہ دار اور حقوق ادا کرنے والا بن جاتا ہے۔ اس میں ایثار و قربانی جیسی صفات پیدا ہو جاتی ہیں اور اسی کے اخلاق و کردار کی درستی ہو جاتی ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **مَلَکٌ کا معنیٰ ہے:** (K.B)

(A) فرشتہ (B) انسان (C) جن (D) بادشاہ

2۔ **اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتوں نے سجدہ کیا:** (K.B)

(A) حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَامُ (B) حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَامُ (C) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ (D) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ

3۔ **فرشتوں کے ہر وقت انسانی اعمال کو لکھنے سے انسان کے اندر جذبہ پیدا ہوتا ہے:** (K.B)

(A) احساس ذمہ داری کا (B) صبر و تحمل کا (C) عفوودرگزر کا (D) استقامت کا

4۔ **تمام آسمانی کتابوں کے احکام منسوخ کرنے والی کتاب ہے:** (K.B)

(A) قرآن مجید (B) تورات (C) زبور (D) انجیل

5۔ **آخرت سے مراد ہے:** (K.B)

(A) موت کے بعد کی زندگی (B) ختم ہونے والی زندگی (C) دنیاوی زندگی (D) لمبی زندگی

6۔ **فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں:** (K.B)

(A) ناری (B) نوری (C) خاکی (D) عجمی

7۔ **"وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کی جس کا وہ اُنہیں حکم دیتا ہے اور وہی کرتے ہیں جس کا اُنہیں حکم دیا جاتا ہے" اس آیت میں اللہ تعالیٰ کن کی بات کر رہا ہے:** (K.B)

(A) انسانوں کی (B) جنات کی (C) پرندوں کی (D) فرشتوں کی

8۔ **تورات کس نبی عَلَیْہِ السَّلَامُ پر نازل ہوئی؟** (K.B)

(A) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ (B) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ

(C) حضرت داؤد عَلَيْهِ السَّلَامُ (D) حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

9۔ حضرت داؤد عَلَيْهِ السَّلَامُ پر کون سی کتاب نازل ہوئی؟ (K.B)

(A) قرآن مجید (B) تورات (C) زبور (D) انجیل

10۔ انجیل کس نبی عَلَيْهِ السَّلَامُ پر نازل ہوئی؟ (K.B)

(A) حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ (B) حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(C) حضرت داؤد عَلَيْهِ السَّلَامُ (D) حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

11۔ حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر کون سی کتاب نازل ہوئی؟ (K.B)

(A) قرآن مجید (B) تورات (C) زبور (D) انجیل

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
A	B	C	A	D	B	A	A	A	A	A

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ مَلَک کا معنیٰ ہے: (K.B)

www.ilmkidunya.com

(A) فرشتہ	(B) انسان	(C) جن	(D) بادشاہ

2۔ **اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتوں نے سجدہ کیا:** (K.B)

(A) حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام	(B) حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام	(C) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام	(D) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام

3۔ **فرشتوں کے ہر وقت انسانی اعمال کو لکھنے سے انسان کے اندر جذبہ پیدا ہوتا ہے:** (K.B)

(A) احساس ذمہ داری کا	(B) صبر و تحمل کا	(C) عفو و درگزر کا	(D) استقامت کا

4۔ **تمام آسمانی کتابوں کے احکام منسوخ کرنے والی کتاب ہے:** (K.B)

(A) قرآن مجید	(B) تورات	(C) زبور	(D) انجیل

5۔ **آخرت سے مراد ہے:** (K.B)

(A) موت کے بعد کی زندگی	(B) ختم ہونے والی زندگی	(C) دنیاوی زندگی	(D) لمبی زندگی

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
A	A	A	A	A

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ **فرشتوں پر ایمان لانے کی اہمیت بیان کریں۔**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

2۔ **فرشتوں پر ایمان کے دو اثرات تحریر کریں۔**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

3۔ **چار مشہور سماوی کتابوں کے نام لکھیں۔**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

4۔ **فرشتوں کی سب سے بڑی خوبی کیا ہے؟**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

5۔ **آخرت کا معنی و مفہوم بیان کریں۔**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ **آسمانی کتب اور فرشتوں پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے؟ وضاحت کریں۔**

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

2۔ **عقیدہ آخرت کی اہمیت اور انسانی زندگی پر اس کے اثرات تحریر کریں۔**

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

عبادات

(۱) نماز

www.ilmkidunya.com

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال 1: قرآن و سنت کی روشنی میں نماز کی اہمیت اور فضیلت تحریر کریں۔ (K.B)

جواب:

نماز کی اہمیت

نماز دین کا ستون ہے۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ نماز مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نماز قُربِ الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔ نماز پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ نماز مومن اور کافر میں فرق کرتی ہے۔

فرض نماز کی شرائط:

فرض نماز کے لیے مقررہ وقت شرط ہے۔ نماز انسان کو وقت کی پابندی اور نظم وضبط کا درس دیتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (سُوْرَۃُ النِّسَاء: **103**)

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد

نماز ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ نماز کی وجہ سے گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

پانچ نمازوں کی مثال نہر کی طرح ہے۔ جس کا پانی صاف ستھرا اور گہرا ہو جو تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے سے گزرتی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ کیا تم خیال کرو گے کو اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ نے عرض کی: نہیں۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا۔

پانچ نمازیں گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہے جیسے پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم 668)

نماز کے لیے وضو کی شرط:

نماز کے لیے وضو کرنا شرط ہے۔ جب انسان وضو کرتا ہے تو ہاتھ دھونا، دانت صاف کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، منہ دھونا کر کا مسح کرنا اور پاوں دھونا ظاہری طور پر انسان کو طہارت و پاکیزگی بخشتے ہیں۔

نظم وضبط کا پابند:

جب انسان نماز کا آغاز کر کے تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے نماز میں داخل ہوتا ہے تو قیام، قراءت، رکوع و سجود، قعدہ و جلسہ اور سلام ترتیب کے ساتھ لازم ہے۔ ارکانِ نماز کی یہ ترتیب اور اس کی پابندی ہمیں نظم وضبط کا درس دیتی ہے۔

باجماعت نماز کی فضیلت:

انفرادی نماز کے ساتھ ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے کی بہت فضیلت ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ارشاد فرمایا:

باجماعت نماز اکیلے نماز سے ستائیس (۲۷) درجے افضل ہے۔ (صحیح بخاری 645)

ایک اور مقام پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز عشا باجماعت ادا کرتا ہے تو اس کو آدھی رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے اور فجر جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے اس کو بقیہ آدھی رات کا ثواب مل جاتا ہے۔ (صحیح مسلم: 1491)

حاصلِ کلام:

گویا نماز ایک امانت ہے۔ اس امانت کو بروقت ادا کرنا ہی مطلوب ہے۔ مسجد میں جا کر نماز ادا کرنا اس لیے باعث اعزاز ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ اس عظیم گھر سے نسبت نمازی کو عظیم بنا دیتی ہے۔

www.ilmkidunya.com

حدیث مبارک میں ہے کہ ”اگر تم منافقوں کی طرح بلاعذر مسجدوں کو چھوڑ کر اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو گے تو اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔“ (صحیح مسلم:254)

سوال2: نماز کے فوائد و ثمرات تحریر کریں۔ (مشقی سوال نمبر1)(U.B+A.B)

جواب:

نماز کے فوائد و ثمرات

گھر سے مسجد کی طرف چل کر جانا اور مسجد میں نماز کو اس کی شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے ادا کرنا، انسان کو جسمانی اور روحانی طور پر مضبوط رکھتا ہے۔ فجر کی نماز کی لیے صبح کو بروقت اٹھنا، چہل قدمی کرتے ہوئے مسجد جانا بذات خود ورزش کا درجہ رکھتا ہے جس سے انسان کو روحانی اور جسمانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

فرد کی تعمیر سیرت اور معاشرے کی تشکیل میں نماز کا کردار مندرجہ ذیل سطور میں بیان کیا جاتا ہے:۔

تعمیل احکام کا عملی نمونہ:

اللہ تعالیٰ کے سامنے بندہ کی دن میں پانچ مرتبہ حاضری اس کے دل میں یہ احساس تازہ رکھتی ہے۔ کہ وہ اپنے اللہ کا بندہ ہے۔ بندگی کا یہ احساس متواتر نماز پڑھنے سے ایک مسلمان کی فطرت ثانیہ بن جاتا ہے۔ اور اس کی پوری زندگی تعمیل احکام کا عملی نمونہ بن جاتی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ　　(طٰہٰ ۲۰: ۱۴)

ترجمہ: اور میری یاد کے لیے نماز قائم کیا کرو۔

قرب خداوندی کا احساس:

دن میں پانچ مرتبہ قرب خداوندی کا احساس مسلمان کو یقین دلاتا ہے کہ ”اللہ ہر وقت اس کے ساتھ ہے۔“ یہ کبھی خود کو تنہا محسوس نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہونے کا احساس اسے گناہ کے کاموں سے روکتا ہے اور اس کے دل سے ہر قسم کا خوف اور غم دور کرتا ہے۔

گناہوں سے اجتناب:

نمازوں کے درمیانی وقفے میں بھی نمازوں کے اثرات جاری وساری رہتے ہیں۔ نماز کے بعد گناہ کا خیال آئے تو بندہ سوچتا ہے کہ ابھی تو اپنے اللہ سے دعا کر کے آیا ہوں کہ اے اللہ مجھے ”گناہوں سے بچا“ اور ابھی گناہ کا کام کروں گا تو کچھ دیر بعد اس کے سامنے کیا منہ لے کر جاؤں گا۔ یہ چیز اسے مستقلاً گناہ سے روکے رکھتی ہے۔ اسی لیے ارشاد ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ　　(العنکبوت،۲۹: ۴۵)

ترجمہ: بیشک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔

محبت و یگانگت کا فروغ:

خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کی خوشنودی کے حصول کے سلسلے میں پانچ مرتبہ باہم ملنے والے افراد کے درمیان محبت و یگانگت پیدا ہوتی ہے، جس سے سب کو فائدہ پہنچتا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ　　(الحجرات،۴۹: ۱۰)

ترجمہ: بیشک سب اہل ایمان آپس میں بھائی ہیں۔

اجتماعیت کا شعور:

نماز باجماعت اور بطور خاص جمعہ اور عیدین کی نمازوں سے مسلمانوں میں اجتماعیت کا شعور پیدا ہوتا ہے۔ جب مسلمان رنگ، نسل، علاقے اور طبقے کے تمیازات سے سب نماز ہو کر شانے سے شانہ ملا کر ایک امام کے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں تو اس سے ان کے درمیان فکری وحدت کے ساتھ ساتھ عملی مساوات کا احساس بھی پیدا ہوتا ہے۔ نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے حجتہ الوداع کے موقع پر فرمایا:

ترجمہ: اے لوگو! تم سب کا پروردگار ایک ہے اور تم سب کا باپ (آدم) ایک ہی ہے۔ پس کوئی فضلیت نہیں عربی کو عجمی پر عجمی کو عربی پر، سرخ کو کالے پر، کالے کو سرخ پر سوائے تقویٰ کے۔　　　(مسند امام احمد)

اجتماعی نماز کا ثواب:

اجتماعی شکل میں انجام پانے والے اعمال کی کیفیات، انفرادی اعمال کے مقابلے میں زیادہ موثر ہوتی ہیں۔ اسی لیے اجتماعی نماز کا ثواب انفرادی نماز کے مقابلے میں ستائیس گنا زیادہ ہوتا ہے۔ حدیث نبوی ہے:

"باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔"　　　(صحیح بخاری)

بے نمازوں کو ترغیب:

نمازیوں کو مسجد میں آتے جاتے دیکھ کر بے نمازوں کو ترغیب و تحریص ہوتی ہے اور وہ بھی نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

اجتماعی نظم وضبط کا شعور:

نماز میں امام کا تقرر اور اس کی پیروی، اجتماعی نظم وضبط کا شعور پیدا کرتی ہے۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تو نماز باجماعت کے لیے مسجد میں نہ پہنچنے والے افراد کے لیے فرمایا تھا:

ترجمہ: کہ جو لوگ نماز کے لیے مسجد میں نہیں آتے اگر مجھے ان کے بیوی بچوں کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کے گھروں میں آگ لگوا دیتا۔

بے روح نمازیں:

ایسی نمازیں ہیں جن میں نمازی کی توجہ، دھیان اور خیال نماز میں مرکوز نہ ہو۔ نیز نماز میں بے قاعدگی اور نماز میں پڑھے جانے والے کلمات کے مفہوم سے بے خبر ہونے سے نمازیں بے روح ہو جاتی ہیں۔ درحقیقت آج ہماری نمازیں ایسے ہی بے مقصد ہیں جیسے کوئی پھول ہو بغیر خوشبو کے یا قالب ہو بغیر روح کے۔ ارشاد نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہے:

"کتنے ہی نمازی ایسے ہیں جن کو اپنی نمازوں سے سوائے جاگنے کے کچھ میسر نہیں آئے گا۔"　　　(الحدیث)

حاصل کلام:

مسجد میں جماعت سے نماز ادا کرنے سے انسان محلے داروں اور دیگر نمازیوں سے ملاقات کی وجہ سے ان کے حالات سے باخبر دکھ درد سے آگاہ اور خوشی و غم کا احساس کر کے ان کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔ باہمی امور کا خیال رکھنے سے انسانی معاشرہ ترقی پاتا ہے۔ نماز ہمدردی ایثار اخوت و محبت اور رواداری جیسے جذبات پیدا کرتی ہے۔ خشوع و خضوع والی نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت پسندیدہ ہے۔ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم مکمل طہارت وخیال کرتے ہوئے خشوع و خضوع کے ساتھ باجماعت نماز ادا کریں، تاکہ ہم نماز کے روحانی، جسمانی اور معاشرتی اثرات سے فائدہ حاصل کر سکیں اور دین کی حقیقی روح کے مطابق دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

مختصر سوالات

سوال 1: وقت پر نماز کی اہمیت کے بارے میں کسی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔ (K.B)

جواب: **نماز کی اہمیت**

فرض نماز کے لیے مقررہ وقت شرط ہے۔ نماز انسان کو وقت کی پابندی اور نظم وضبط کا درس دیتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ (سُوْرَةُ النِّسَاء: 103)

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔

سوال2: پانچ نمازیں ادا کرنے کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کون سی مثال دی ہے؟ (K.B)

جواب:

پانچ نمازوں کی ادائیگی

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

پانچ نمازوں کی مثال نہر کی طرح ہے۔ جس کا پانی صاف ستھرا اور گہرا ہو جو تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے سے گزرتی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ کیا تم خیال کرو گے کہ اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ نے عرض کی: نہیں۔

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا۔

پانچ نمازیں گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہے جیسے پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم 668)

سوال3: نماز کی فضیلت کے بارے میں دو جملے تحریر کریں۔ (U.B+K.B)

جواب:

نماز کی فضیلت

نماز کی فضیلت کے متعلق آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

نماز دین کا ستون ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔

نماز جنت کی کنجی ہے۔

نماز مومن کی معراج ہے۔

نماز قربِ الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔

نماز پریشانوں اور بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ہے نماز مومن اور کافر میں فرق کرتی ہے۔

سوال4: مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے دو معاشرتی اثرات بیان کریں۔ (U.B+K.B)

جواب:

باجماعت نماز کے معاشرتی اثرات

مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے معاشرتی اثرات درج ذیل ہیں:

- گھر سے مسجد کی طرف پیدل چل کر جانا اور مسجد میں نماز کو اس کی شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے ادا کرنا، انسان کو جسمانی اور روحانی طور پر مضبوط رکھتا ہے۔ فجر کی نماز کے لیے صبح کو بروقت اٹھنا، چہل قدمی کرتے ہوئے مسجد جانا بذاتِ خود ورزش کا درجہ رکھتا ہے جس سے انسان کو روحانی اور جسمانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔
- مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان محلے داروں اور دیگر نمازیوں سے ملاقات کی وجہ سے ان کے حالات سے باخبر رہتا ہے ان کی خوشی و غم کا احساس کر کے ان کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔ انھی امور کا خیال رکھنے سے انسانی معاشرہ ترقی پاتا ہے۔ نماز ہمدردی ایثار اخوت محبت اور رواداری جیسے جذبات پیدا کرتی ہے۔

www.ilmkidunya.com

سوال5: نماز نظم و ضبط کا درس کیسے دیتی ہے؟ (U.B+A.B)

جواب: **نظم و ضبط کا درس**

جب انسان نماز کا آغاز کر کے تکبیر تحریمہ کہتا ہے۔ نماز میں داخل ہوتا ہے تو قیام، قرات رکوع و سجود قعدہ و جلسہ اور سلام ترتیب کے ساتھ لازم ہے۔ ارکان نماز کی یہ ترتیب اور اس کی پابندی ہمیں نظم و ضبط کا درس دیتی ہے۔

سوال6: نماز کی دو شرائط تحریر کریں۔ (K.B)

جواب: **نماز کی شرائط**

نماز کی شرائط درج ذیل ہیں:

فرض نماز کے لیے مقررہ وقت شرط ہے

نماز کے لیے وضو کرنا شرط ہے

سوال7: نماز کیسے طہارت و پاکیزگی کا ذریعہ ہے؟ (U.B+A.B)

جواب: **طہارت و پاکیزگی**

نماز کے لیے وضو کرنا شرط ہے۔ جب انسان وضو کرتا ہے تو ہاتھ دھونا، دانت صاف کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، منہ دھونا کر کا مسح کرنا اور پاوں دھونا ظاہری طور پر انسان کو طہارت و پاکیزگی بخشتے ہیں۔

سوال8: انفرادی نماز کے متعلق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟ (K.B)

جواب: **حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد**

حدیث مبارک میں ہے کہ

"اگر تم منافقوں کی طرح بلا عذر مسجدوں کو چھوڑ کر اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو گے تو اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاوگے۔"

(صحیح مسلم:254)

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ نماز کو قرار دیا گیا ہے۔ (K.B)

(A) جنت کی کنجی (B) جنت کا دروازہ (C) جنت کا حسن (D) جنت کا ستون

2۔ پانچ نمازیں گناہوں کا ایسے خاتمہ کرتی ہیں جیسے پانی: (K.B)

(A) میل کا (B) زنگ کا (C) لوہے کا (D) لکڑی کا

3۔ باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے سے افضل ہے: (K.B)

(A) تئیس درجے (B) پچیس درجے (C) ستائیس درجے (D) انتیس درجے

4۔ عشا اور فجر کی نماز با جماعت ادا کرنے کا ثواب ہے (K.B)

www.ilmkidunya.com

(A) ایک مکمل رات کی عبادت کے برابر   (B) آدھی رات کی عبادت کے برابر

(C) ایک تہائی رات کی عبادت کے برابر   (D) ستائیس نمازوں کے ثواب کے برابر

5۔ باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان میں صفت پیدا ہوتی ہے۔ (K.B)

(A) صلہ رحمی کی   (B) سخاوت کی   (C) نظم وضبط کی   (D) کفایت شعاری کی

6۔ قربِ الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے: (K.B)

(A) صلہ رحمی   (B) سخاوت   (C) نماز   (D) امانت شعاری

7۔ فرض نماز کے لیے شرط ہے: (K.B)

(A) مقررہ وقت   (B) بالغ   (C) عاقل   (D) تنہائی

8۔ مومن اور کافر میں فرق کرتی ہے: (K.B)

(A) نماز   (B) روزہ   (C) زکوٰۃ   (D) حج

9۔ کس وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے؟ (K.B)

(A) صلہ رحمی   (B) سخاوت   (C) نماز   (D) کفایت شعاری

10۔ نماز ایک ________ ہے۔ (K.B)

(A) امانت   (B) سخاوت   (C) نماز   (D) کفایت شعاری

11۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں کون سی نماز پسندیدہ ہے؟ (K.B)

(A) تنہائی کی   (B) رات کی   (C) خوش وخضوع کی   (D) صبح کی

12۔ پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ہے: (K.B)

(A) روزہ   (B) زکوٰۃ   (C) نماز   (D) کفایت شعاری

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
C	C	A	C	A	A	C	C	A	C	A	A

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ نماز کو قرار دیا گیا ہے۔ (K.B)

(A) جنت کی کنجی　　(B) جنت کا دروازہ　　(C) جنت کا حسن　　(D) جنت کا ستون

2۔ پانچ نمازیں گناہوں کا ایسے خاتمہ کرتی ہیں جیسے پانی: (K.B)

(A) میل کا　　(B) زنگ کا　　(C) لوہے کا　　(D) لکڑی کا

3۔ باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔ (K.B)

(A) تیئس درجے　　(B) پچیس درجے　　(C) ستائیس درجے　　(D) انتیس درجے

4۔ عشا اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کا ثواب ہے: (K.B)

(A) ایک مکمل رات کی عبادت کے برابر　　(B) آدھی رات کی عبادت کے برابر

(C) ایک تہائی رات کی عبادت کے برابر　　(D) ستائیس نمازوں کے ثواب کے برابر

5۔ باجماعت نماز ادا کرنے انسان میں صفت پیدا ہوتی ہے۔ (K.B)

(A) صلہ رحمی کی　　(B) سخاوت کی　　(C) نظم وضبط کی　　(D) کفایت شعاری کی

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
C	A	C	A	A

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ وقت پر نماز کی اہمیت کے بارے میں کسی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

2۔ پانچ نمازیں ادا کرنے کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کون سی مثال دی ہے؟

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

3۔ نماز کی فضیلت کے بارے میں دو جملے تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

4۔ مسجد مین باجماعت نماز ادا کرنے کے دو معاشرتی اثرات بیان کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

5۔ نماز کی دو شرائط تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ نماز کے فوائد وثمرات تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

روزہ

تفصیلی سوالات

www.ilmkidunya.com

سوال 1: قرآن و سنت کی روشنی میں روزے کی اہمیت اور فضیلت تحریر کریں۔ (مشقی سوال نمبر 1)(K.B)

جواب:

روزے کی اہمیت و فضیلت

روزے کے معنی و مفہوم:

ارکان اسلام میں روزے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ روزے کے لیے قرآن و حدیث میں لفظ صوم یا صیام استعمال ہوا ہے جس کے لغوی معنی رک جانے یا بچ جانے کے ہیں۔

اصطلاحی مفہوم:

شرعی اصطلاح میں وہ عبادت جس میں ایک مسلمان طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور اپنی جائز نفسانی خواہشات سے رُک جاتے ہیں۔ اسے صوم یعنی روزہ کہا جاتا ہے۔

روزے کی فرضیت:

روزہ ۲ ہجری میں فرض ہوا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿183﴾ (سُوْرَةُ البقرة: 183)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم (نافرمانی سے) بچ سکو۔

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ میں روزے کے فرض ہونے کے ذکر کے ساتھ ساتھ روزے کے اولین مقصد تقویٰ اور پرہیز گاری کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ سفر اور مرض کے علاوہ روزہ ہر عاقل بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

پرہیز گاری کا حصول:

روزے کا مقصد چوں کہ پرہیز گاری کا حصول ہے اس لیے کھانے پینے سے رکنا ہی روزے کا تقاضا نہیں بلکہ جسم کے تمام اعضا کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے رکنا بھی روزہ ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

جو شخص جھوٹ اور بے ہودہ بولنا اور جعت پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کے کھانے پینے کو چھوڑ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

(سنن ابی داؤد: 2362)

طلوعِ فجر سے سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور مغرب کا وقت شروع ہونے پر افطار کا وقت ہو جاتا ہے۔

روزے کی فضیلت:

خود سحری و افطار کرنے یا کسی دوسرے مسلمان کو کروانے کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ سحری کرو کیونکہ سحری کرنے میں برکت ہے۔ (صحیح مسلم: 1923)

کسی مسلمان کو افطار کروانے کے لیے صرف کھجور، پانی یا حسب توفیق دستر خوان بچھانے پر بھی اجر و ثواب کی نوید سنائی گئی ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جس نے کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا تو اسے بھی اس کے برابر ثواب ملے گا، بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں سے ذرا بھی کم کیا جائے۔ (جامع ترمذی: 8047)

www.ilmkidunya.com

نزولِ قرآن:

نزولِ قرآن مجید چونکہ لیلۃ القدر میں ہوا تھا، اس لیے اس مہینے میں ہر عمل میں خیر و برکت بڑھ جاتی ہے۔ اس رات کو اللہ رب العزت نے ہزار مہینوں سے بہترین قرار دیا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اسے رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں عبادت کر کے تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔

نمازِ تراویح:

رمضان المبارک میں مسلمان تلاوتِ کلام مجید کی برکات حاصل کرتے ہیں۔ نماز تراویح ادا کرتے ہوئے پورا مہینا قرآن مجید کی تلاوت ماہر قاری اور حفاظ صاحبان کی امامت میں سنتے ہیں۔

اعتکاف کی اہمیت:

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں خواتین و حضرات اعتکاف کی سنت ادا کرتے ہیں۔ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر صحابہ کرام بھی عباد میں کربستہ ہو جاتے تھے۔

اہل بیت کا معمول:

اہل بیتِ اطہارؓ میں ازواجِ مطہرات نبی کریم کے ساتھ روزے رکھتیں اور اعتکاف بھی کیا کرتیں تھیں۔ حضرت ابو ہریرۃؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہر سال رمضان مین دس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے۔

سوال 2: روزے کے فوائد و ثمرات بیان کریں۔ (مشقی سوال نمبر 2)(U.B+A.B)

جواب:

روزے کے فوائد و ثمرات

روزے کے عملی زندگی پر مرتب ہونے والے چند اہم اثرات درج ذیل ہیں:

اطمینان قلب:

روزے رکھنے سے جہاں اطمینان قلب اور صبر و شکر جیسے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

مختلف بیماریوں سے نجات:

کم کھانے کی وجہ سے معدے کو پورا مہینا آرام ملتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان مختلف قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

جذبۂ ہمدردی:

روزے کی برکات حاصل کرتے ہیں۔ بیے لوگ زکوٰۃ و صدقات ادا کرتے ہیں، جس غرباء، مساکین اور دیگر ضرورت مندوں کی ضروریات پوری ہوتی ہے۔ "روزہ ایک انفرادی عبادت ہے" لیکن مہینہ بھر کو کا پیاسا رہ کر انسان کو دوسرے کی بھوک پیاس کا احساس ہوتا ہے اور دل میں ناداروں کے لیے ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

نظم وضبط:

مقررہ وقت پر سحری و افطاری انسان کو نظم وضبط کا درس دیتی ہے۔

ایثار و قناعت:

www.ilmkidunya.com

روزے سے مسلمانوں میں تقوٰی و پرہیز گاری جسمانی و روحانی طہارت اور ایثار و ہمدردی جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں۔ روزے کی حالت میں دوسروں کی بھوک پیاس کا اندازہ ہوتا ہے اور ان کے ساتھ ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہے۔ کم سے کم غذا پر اکتفا کی عادت انسان میں قناعت و ایثار کی صفات پیدا کرتی ہے۔

تقوٰی و پرہیز گاری:

روزے کی وجہ سے نیکی اور تقوٰی کی فضا پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں عبادت کا شوق بڑھ جاتا ہے اور روحانی تسکین حاصل ہوتی ہے۔

مواسات اور غمگساری:

ایک ہی وقت میں پوری ملت اسلامیہ کا ایک عبادت میں مصروف رہنا باہمی یگانگت کے فروغ کا سبب بنتا ہے۔ اس اعتبار سے نبی اکرم خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ماہ رمضان کو "مواسات اور غمگساری کا مہینہ" قرار دیا ہے۔

رمضان، قرآن اور پاکستان کا باہمی تعلق:

یوں تو رمضان المبارک پوری دنیا کے مسلمانوں کے لیے رحمت و مغفرت کا مہینہ ہے لیکن ہم پاکستانی مسلمانوں کے لیے اس مہینہ اور اس کی ایک مبارک شب کی خاص اہمیت اس وجہ سے بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مبارک رات میں ہمیں آزادی عطا فرمائی تھی۔ رمضان کی "ستائیسویں شب" کو پاکستان کی تشکیل گویا اس حقیقت کی طرف اشارہ تھا کہ اس مملکت خداداد میں اسی کتاب مقدس کا نظام زندگی نافذ کیا جائے جو اس مبارک شب میں نازل ہوئی اور ہم نے پاکستان کا مطالبہ بھی اس غرض سے کیا تھا کہ یہاں اسلامی نظام حیات نافذ کیا جائے اس اعتبار سے رمضان المبارک، تشکیل پاکستان کی سالگرہ اور خدا سے کیے ہوئے ہمارے عہد کی تجدید کا موقع بھی ہے۔

بے اثر روزے:

آج ہمارے روزوں کے فیوض و برکات ظاہر نہیں ہوتے اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہم روزے کے اصل مقصد تقوٰی سے بے خبر ہیں۔ اس کی اہم شرائط ایمان اور احتساب، دونوں سے غافل ہیں۔ جس طرح ہماری نمازیں دکھاوے کی ہیں ویسے ہی ہمارے روزے نمائشی ہیں۔ حدیث نبوی خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ہے:

"بہت سے روزے دار ایسے ہیں کہ جن کو اپنے روزوں سے بھوک اور پیاس کی اذیت کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔"

حاصل کلام:

ہمیں چاہیے کہ ہم رمضان المبارک میں کثرت سے صدقات و خیرات کا اہتمام کریں تاکہ معاشرے کے نادار اور غریب افراد کی مدد ہو سکے اور وہ بھی عید الفطر کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔ رمضان المبارک میں کثرت سے عبادت کرنی چاہیے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کر کے اپنی بخشش کروا سکیں اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔ ہمیں رمضان المبارک کے معمولات کو سال بھر جاری رکھنا چاہیے۔

مختصر سوالات

سوال 1: صوم کا معنی و مفہوم تحریر کریں۔ (K.B)

جواب:

صوم کا معنی و مفہوم

روزے کے لیے قرآن و حدیث میں لفظ صوم یا صیام استعمال ہوا ہے جس کے لغوی معنی رک جانے یا بچ جانے کے ہیں۔

شرعی اصطلاح میں وہ عبادت جس میں ایک مسلمان طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور اپنی جائز نفسانی خواہشات سے رک جاتے ہیں۔ اسے صوم یعنی روزہ کہا جاتا ہے۔

سوال 2: روزے کے انسانی صحت پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ (U.B+A.B)

www.ilmkidunya.com

جواب: **روزے کے انسانی صحت پر اثرات**

روزے رکھنے سے بہاراں اطمینانِ قلب اور صبر و شکر جیسے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں، وہاں کم کھانے کی وجہ سے معدے کو پورا مہینا آرام ملتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان مختلف قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

سوال 3: روزہ انسان کو پابندی وقت اور نظم وضبط کا کس طرح درس دیتا ہے؟ (U.B+A.B)

جواب: **نظم وضبط کا درس**

مقررہ وقت پر سحری وافطاری انسان کو نظم وضبط کا درس دیتی ہے۔

سوال 4: رمضان المبارک میں کی جانے والی مالی عبادات کون سی ہیں؟ (U.B)

جواب: **مالی عبادات**

روزے کی برکات حاصل کرنے کے لیے لوگ زکوٰۃ و صدقات ادا کرتے ہیں، جس غربا، مساکین اور دیگر ضرورت مندوں کی ضروریات پوری ہوتی ہے۔ "روزہ ایک انفرادی عبادت ہے" لیکن مہینہ بھر بھوکا پیاسا رہ کر انسان کو دوسرے کی بھوک پیاس کا احساس ہوتا ہے اور دل میں ناداروں کے لیے ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

سوال 5: روزے کے کوئی سے دو معاشرتی فوائد تحریر کریں۔ (U.B+A.B)

جواب: **معاشرتی فوائد**

روزے کے معاشرتی فوائد درج ذیل ہیں:

- روزے سے مسلمانوں میں تقوٰی و پرہیزگاری جسمانی وروحانی طہارت اور ایثار و ہمدردی جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں۔ روزے کی حالت میں دوسروں کی بھوک پیاس کا اندازہ ہوتا ہے اور ان کے ساتھ ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہے۔ کم سے کم غذا پر اکتفا کی عادت انسان میں قناعت وایثار کی صفات پیدا کرتی ہے۔
- روزے کی وجہ سے نیکی اور تقوٰی کی فضا پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں عبادت کو شوق بڑھ جاتا ہے اور روحانی تسکین حاصل ہوتی ہے۔

سوال 6: روزے کی فرضیت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا؟ (K.B)

جواب: **روزے کی فرضیت**

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

يَآيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (سورۃ البقرہ: 183)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم (نافرمانی سے) بچ سکو۔

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ میں روزے کے فرض ہونے کے ذکر کے ساتھ ساتھ روزے کے اولین مقصد تقوٰی و پرہیزگاری کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ سفر اور مرض کے علاوہ روزہ ہر عاقل بالغ مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔

سوال 7: روزے کے اجر وثواب کے متعلق نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا کیا ارشاد ہے؟ (K.B)

جواب:
روزے کا اجر و ثواب

خود سحری و افطار کرنے، یا کسی دوسرے مسلمان کو کروانے کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ سحری کرو کیونکہ سحری کرنے میں برکت ہے۔ (صحیح مسلم:1923)

کسی مسلمان کو افطار کروانے کے لیے صرف کھجور، پانی یا حسب توفیق دستر خوان بچھانے پر بھی اجر و ثواب کی نوید سنائی گئی ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جس نے کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا تو اسے بھی اس کے برابر ثواب ملے گا، بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں سے ذرا بھی کم کیا جائے۔ (جامع ترمذی:8047)

سوال 8: لیلۃ القدر سے کیا مراد ہے؟ (K.B)

جواب:
لیلۃ القدر

نزولِ قرآن مجید چوں کہ لیلۃ القدر میں ہوا تھا، اس لیے اس مہینے میں ہر عمل میں خیر و برکت بڑھ جاتی ہے۔ اس رات کو اللہ رب العزت نے ہزار مہینوں سے بہترین قرار دیا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اسے رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں عبادت کر کے تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ قرآن مجید کے مطابق روزے کا سب سے اہم مقصد ہے: (K.B)

(A) تقویٰ کا حصول　(B) دوسروں سے ہمدردی　(C) صدقات و خیرات کی کثرت　(D) غرباو مسا
کین کی امداد

2۔ وہ روزہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہیں: (K.B)

(A) جس میں جھوٹ اور فحش گوئی شامل ہو　(B) جس میں سحری نہ کی جائے
(C) جس میں صدقہ و خیرات نہ کیا جائے　(D) جس میں پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا جائے

3۔ رمضان المبارک میں بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کے اندر جذبات پیدا ہوتے ہیں: (K.B)

(A) ہمدردی کے　(B) رواداری کے　(C) عفو و درگزر کے　(D) کفایت شعاری کے

4۔ مقررہ وقت پر سحر و افطار کرنے سے انسان میں صفت پیدا ہوتی ہے۔ (K.B)

(A) صبر و تحمل کی　(B) استقامت کی
(C) نظم و ضبط کی　(D) صلہ رحمی کی

5۔ رمضان المبارک میں بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کو دوسروں کے بارے میں ان کا احساس ہوتا ہے: (K.B)

(A) بھوک پیاس کا　(B) مالی پریشانی کا　(C) جسمانی مشقت کا　(D) عزت نفس کا

6۔ قرآن مجید میں روزے کے لیے لفظ استعمال ہوا ہے: (K.B)

(A) صوم　(B) سحری　(C) افطار　(D) زکوٰۃ

7۔ صوم کے لغوی معنی ہیں: (K.B)

(A) رک جانا　(B) نشوونما　(C) صبر　(D) جلادینا

8۔ وہ عبادت جس میں ایک مسلمان طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے سے رک جاتا ہے کہلاتا ہے: (K.B)
(A) نماز (B) زکوٰۃ (C) صوم (D) حج

9۔ روزہ فرض ہوا: (K.B)
(A) 1 ہجری (B) 2 ہجری (C) 3 ہجری (D) 4 ہجری

10۔ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ ______ میں برکت ہے: (K.B)
(A) روزہ (B) نماز (C) سحری (D) افطاری

11۔ کس مہینے میں خیر وبرکت بڑھ جاتی ہے؟ (K.B)
(A) محرم میں (B) صفر میں (C) رجب میں (D) رمضان میں

12۔ نمازِ تراویح پڑھی جاتی ہے: (K.B)
(A) محرم میں (B) صفر میں (C) رجب میں (D) رمضان میں

13۔ رمضان المبارک کے ________ عشرے میں خواتین وحضرات اعتکاف کی سنت ادا کرتے ہیں: (K.B)
(A) پہلے عشرے میں (B) دوسرے عشرے (C) آخری عشرے میں (D) ان میں سے کوئی نہیں

14۔ نبی اکرم ہر سال رمضان میں اعتکاف فرماتے تھے: (K.B)
(A) 1 دن کا (B) 3 دن کا (C) 7 دن کا (D) 10 دن کا

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

7	6	5	4	3	2	1
A	A	A	C	A	A	A
14	13	12	11	10	9	8
D	C	D	D	C	B	C

www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ قرآن مجید کے مطابق روزے کا سب سے اہم مقصد ہے: (K.B)

(A) تقویٰ کا حصول　(B) دوسروں کے ساتھ ہمدردی　(C) صدقات وخیرات کی کثرت　(D) غربا و مساکین کی امداد

2۔ وہ روزہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہیں: (K.B)

(A) جس میں جھوٹ اور فحش گوئی شامل ہو　(B) جس میں سحری نہ کی جائے

(C) جس میں صدقہ وخیرات نہ کیا جائے　(D) جس میں پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا جائے

3۔ رمضان المبارک میں بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کے اندر جذبات پیدا ہوتے ہیں: (K.B)

(A) ہمدردی کے　(B) رواداری کے　(C) عفوودرگزر کے　(D) کفایت شعاری کے

4۔ مقررہ وقت پر سحر وافطار کرنے سے انسان میں صفت پیدا ہوتی ہے۔ (K.B)

(A) صبر وتحمل کی　(B) استقامت کی　(C) نظم وضبط کی　(D) صلہ رحمی کی

5۔ رمضان المبارک میں بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کو دوسروں کے بارے مین احساس ہوتا ہے: (K.B)

(A) بھوک پیاس کا　(B) مالی پریشانی کا　(C) جسمانی مشقت کا　(D) عزت نفس کا

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
A	C	A	A	A

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ صوم کا معنی ومفہوم تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

2۔ روزے کے انسانی صحت پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

3۔ روزہ انسان کو پابندی وقت اور نظم وضبط کا کس طرح درس دیتا ہے؟

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

4۔ رمضان المبارک میں کی جانے والی مالی عبادات کون سی ہیں؟

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

5۔ روزے کے کوئی سے دو معاشرتی فوائد تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ قرآن وسنت کی روشنی میں روزے کی اہمیت اور فضیلت تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

2۔ روزے کے فوائد ثمرات بیان کریں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ | کل نمبر: 25

سوال 1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ **(7×1=7)**

(i) شرک کا لغوی معنیٰ ہے:

(A) حصہ دار بنانا (B) ایک ماننا (C) الگ سمجھنا (D) بھلائی کرنا

(ii) انبیا کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان ہوتے ہیں:

(A) سفیر (B) کاتب (C) مبلغ (D) داعی

(iii) فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں:

(A) ناری (B) نوری (C) خاکی (D) عجمی

(iv) "وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کی جس کا وہ اُنھیں حکم دیتا ہے اور وہی کرتے ہیں جس کا اُنھیں حکم دیا جاتا ہے" اس آیت میں اللہ تعالیٰ کن کی بات کر رہا ہے:

(A) انسانوں کی (B) جنات کی (C) پرندوں کی (D) فرشتوں کی

(v) عشا اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کا ثواب ہے

(A) ایک مکمل رات کی عبادت کے برابر (B) آدھی رات کی عبادت کے برابر

(C) ایک تہائی رات کی عبادت کے برابر (D) ستائیس نمازوں کے ثواب کے برابر

(vi) صوم کے لغوی معنی ہیں:

(A) رک جانا (B) نشوونما (C) صبر (D) جلا دینا

(vii) حضور خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ _______ میں برکت ہے:

(A) روزہ (B) نماز (C) سحری (D) افطاری

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ **(5×2=10)**

(i) عقیدہ توحید کی تین اقسام کے نام لکھیں۔

(ii) رسالت کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

(iii) فرشتوں پر ایمان لانے کے دو اثرات تحریر کریں۔

(iv) مسجد باجماعت نماز ادا کرنے کے دو معاشرتی اثرات بیان کریں۔

(v) صوم کا معنی و مفہوم تحریر کریں۔

سوال 3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ **(8×1=8)**

عقیدہ ختمِ نبوت پر روشنی ڈالیں۔